بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون نمبر ۴۹ ۔ رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۲

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم شنبہ

ایڈیٹر ۔ روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۵/۲۰ | ۳ ہجرت ۱۳۴۵ ہش ۔ ۱۱ محرم ۱۳۸۶ھ ۔ ۳ مئی ۱۹۶۶ء | نمبر ۱۰۱

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲ مئی ۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کل چند یوم کے لئے نخلہ تشریف لے گئے ہیں ۔ روانگی سے قبل حضور نے صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس عرصہ میں محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس کو ربوہ میں امیر مقامی مقرر فرمایا ہے ۔

غلبۂ اسلام کی عظیم الشان پیشگوئی

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں :۔

"اے تمام لوگو سن رکھو کہ یہ اس کی پیشگوئی ہے جس نے زمین و آسمان کو بنایا ۔ وہ اپنی اس جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلا دے گا اور حجت اور برہان کی رُو سے سب پر ان کو غلبہ بخشے گا ۔ وہ دن آتے ہیں بلکہ قریب ہیں کہ دنیا میں صرف یہی ایک مذہب ہوگا جو عزت کے ساتھ یاد کیا جائے گا ۔ خدا اس مذہب اور اس سلسلہ میں نہایت درجہ اور فوق العادت برکت ڈالے گا اور ہر ایک کو جو اس کے معدوم کرنے کی فکر رکھتا ہے نامراد رکھے گا اور یہ غلبہ ہمیشہ رہے گا یہاں تک کہ قیامت آجائے گی ۔

یاد رکھو کہ کوئی آسمان سے نہیں اترے گا ۔ ہمارے سب مخالف جو اب زندہ موجود ہیں وہ تمام مریں گے اور کوئی ان میں سے عیسیٰ بن مریم کو آسمان سے اترتے نہیں دیکھے گا اور پھر ان کی اولاد جو باقی رہے گی وہ بھی مرے گی اور ان میں سے بھی کوئی آدمی عیسیٰ ابن مریم کو آسمان سے اترتے نہیں دیکھے گا اور پھر اولاد کی اولاد مرے گی اور وہ بھی مریم کے بیٹے کو آسمان سے اترتے نہیں دیکھے گی ۔ تب خدا ان کے دلوں میں گھبراہٹ ڈالے گا کہ زمانہ صلیب کے غلبہ کا بھی گزر گیا اور دنیا دوسرے رنگ میں آگئی مگر مریم کا بیٹا عیسیٰ اب تک آسمان سے نہ اترا ۔ تب دانشمند یک دفعہ اس عقیدہ سے بیزار ہو جائیں گے اور ابھی تیسری صدی آج کے دن سے پوری نہ ہوگی کہ عیسیٰ کا انتظار کرنے والے کیا مسلمان اور کیا عیسائی سخت نومید اور بدظن ہو کر اس عقیدے کو چھوڑ دیں گے اور دنیا میں ایک ہی مذہب ہوگا اور ایک ہی پیشوا ۔ میں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا اور اب وہ بڑھے گا اور پھولے گا اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے ۔"

(تذکرۃ الشہادتین)

مسعود احمد بشیر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کی

اسلام کا عالمگیر غلبہ

تقریر محترم مولانا جلال الدین صاحب شمسؔ بر موقعہ جلسہ سالانہ ۱۹۶۵ء

جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ ۱۹۶۵ء کے موقعہ پر مورخہ ۱۹ دسمبر ۱۹۶۵ء کے دوسرے اجلاس میں محترم مولانا جلال الدین صاحب شمسؔ ناظر اصلاح و ارشاد نے مندرجہ بالا موضوع پر جو مبسوط تقریر فرمائی تھی وہ درج ذیل کی جاتی ہے۔ اس میں وہ حصے بھی شامل ہیں جو بوجہ قلت وقت بیان نہیں کئے جا سکے تھے ۔۔ اس تقریر کے متعلق محترم شمس صاحب کو ایک خط بھی موصول ہوا ہے جس میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کی قبولیت کی بشارت کا ذکر ہے:۔

کس مذہب کو عالمگیر غلبہ حاصل ہونیوالا ہے

اللہ تعالیٰ عالم الغیب وقادر مطلق کے سوا جس کے علم و تصرف سے ایک ذرہ بھی باہر نہیں اور کوئی نہیں جانتا کہ مذاہب دنیا میں سے کس مذہب کو عالمگیر غلبہ حاصل ہونے والا ہے۔ نہ کوئی نجومی نہ رمّال نہ قیافہ شناس اور نہ بڑے سے بڑا سیاستدان۔ اور سچ تو یہ ہے کہ انسان ضعیف البنیان کو جس کا علم ناقص اور عقل محدود ہے۔ یہ زیبا ہی نہیں کہ وہ از خود ایسی بات کا دعوے کرے جس کا تعلق مختلف ملکوں، مختلف قوموں اور مختلف مذاہب کے کروڑوں بلکہ اربوں انسانوں اور ان کی قابلیتوں اور استعدادوں، ان کے عزموں، ارادوں اور ان کے میلانات و رجحانات سے ہے ایسا دعوےٰ صرف اور صرف اسی عالم الغیب اور خالق الکل ہستی کے شایان شان ہے۔ جس کے نزدیک ماضی اور حال اور مستقبل سب یکساں ہیں جو گزشتہ و موجودہ حالات سے بھی اچھی طرح واقف ہے اور آئندہ آنے والے حادثات و انقلابات کو بھی خوب جانتا ہے اور تمام حکومتوں اور طاقتوں اور بادشاہتوں اور جمہوریتوں اور ان کے افکار و عزائم اور ان کے وسائل و ذرائع کا کامل علم رکھتا ہے اور وہ القادر خدا ہے جو اپنے ارادہ کی تنفیذ پر پوری قدرت رکھتا ہے۔ اور دنیا کی تمام طاقتیں ملکر بھی اس کے راستہ میں حائل نہیں ہو سکتیں۔ یہ ایسا خدا ہے جس کی ایک شان یہ بھی ہے کہ ؎

جس بات کو کہے کہ کروں گا اسے ضرور
ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے

اس لئے ہمارا یہ دعوےٰ کہ اسلام کو عالمگیر غلبہ حاصل ہوگا اسی وقت لائق توجہ و قبول ہو سکتا ہے جب ہم ثابت کر دیں کہ اللہ علّام الغیوب کا یہی منشاء اور یہی فیصلہ ہے۔

اسلام کا عالمگیر غلبہ مسیح موعود کے زمانہ میں مقدر ہے

قرآن مجید اور احادیث صحیحہ اس امر پر متفق ہیں کہ آخری زمانہ میں جبکہ مسیح موعود اور مہدی معہود کا ظہور مقدر ہے۔ اسلام کو ایک عالمگیر غلبہ حاصل ہوگا۔ چنانچہ آیت هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ (الصف ع ۱)

کی تفسیر ائمہ سلف صالحین اور مفسرین قرآن کریم نے یہی کی ہے اور سنّی اور شیعہ دونوں اس پر متفق ہیں کہ اس آیت میں دین الحق یعنی اسلام کے دوسرے تمام ادیان پر جس غلبہ کا ذکر ہے وہ کامل طور پر مسیح موعود اور مہدی کے زمانہ میں ہوگا چنانچہ حضرت امام ابن جریر اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں۔

یعنی دین اسلام کا غلبہ باقی
تمام ادیان پر عیسیٰ ابن مریم
کے نزول کے وقت ہوگا۔

(ابن جریر پارہ ۲۸ صفحہ ۱۵۴)

اسی طرح شیعہ صاحبان کی مستند کتابوں میں لکھا ہے کہ

"انها نزلت فی القائم
من آل محمد وهو الامام
الذی یظهره الله علی
الدین کله"

(بحار الانوار جلد ۱۳ صفحہ ۱۲ و تفسیر صافی بحوالہ قمّی)

کہ یہ آیت قائم آلِ محمد یعنی مہدی کے بارے میں نازل ہوئی ہے اور وہی امام ہے جسے اللہ تعالیٰ سب ادیان پر غلبہ عطا کرے گا۔

اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

یهلک الله فی زمانه الملل
کلها الا الاسلام

اللہ تعالیٰ مسیح موعود کے زمانے میں اسلام کے سوا باقی تمام ملتوں کو ہلاک کر دے گا۔

اس حدیث میں اہل مذاہب کے ہلاک ہونے کی پیشگوئی نہیں فرمائی ہے بلکہ مذہبوں اور ملتوں کے کالعدم ہونے کی خبر دی گئی ہے۔ یعنی مذہبی لحاظ سے کوئی مذہب بجز اسلام کے لائق پسند نہیں رہے گا۔ اور دنیا میں صرف اسلام ہی ایک دین ہوگا جو عزت کے ساتھ یاد کیا جائے گا۔ اس حدیث نے دوسرے تمام مذاہب پر اسلام کے غلبہ کا زمانہ متعین کر دیا ہے۔

اور حدیث بدأ الاسلام غریباً وسیعود کما بدء میں یہ پیشگوئی مضمر ہے کہ اسلام جس طرح اپنی ابتدائی حالت میں غریب یعنی بے یار و مددگار مسافر کی طرح تھا اسی طرح وہ عروج و اقبال اور طاقت و اقتدار حاصل کرنے کے بعد پھر غریب اور بے یار و مددگار ہو جائے گا۔ اور مخالف مذاہب چاروں طرف سے اس کے مٹانے کے لئے اپنے تمام لاؤ لشکر سمیت حملہ کریں گے یہاں تک کہ وہ چند روز کا مہمان خیال کیا جانے گا۔

عالم اسلام کے لئے تاریک زمانہ

چنانچہ تیرھویں صدی ہجری اور انیسویں صدی عیسوی کا زمانہ عالم اسلام کے لئے بے حد نازک و تاریک اور ظاہری و روحانی ہر لحاظ سے زوال و انحطاط کا دور ثابت ہوتا ہے۔ کیونکہ ۱۸۳۱ء میں تیرھویں صدی ہجری کے مجدد حضرت سید احمد بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی شہادت کے بعد عالم اسلام ایک عظیم قیادت سے محروم ہو گیا مسلمان حکومتیں ایک ایک کر کے زوال پذیر ہو گئیں۔ سلطنت مغلیہ کا چراغ گل ہو گیا اور ۱۸۵۷ء میں انگریز پشاور سے کلکتہ تک تمام ہندوستان پر قابض ہو گئے۔ اور ۲۶ مئی ۱۸۷۹ء کو معاہدہ گندمک کی رو سے افغانستان کی خارجہ حکمت عملی برطانیہ کے ماتحت تسلیم کی گئی۔ کرم، پشین، اور سبّی کے اضلاع انگریزوں کے حوالے کر دیئے گئے۔ ۲۴ جولائی ۱۸۷۹ء کو انگریزی افسر بالاحصار میں داخل ہو گئے۔ ۱۸۷۸ء میں انگریزوں نے قبرص لے لیا اور ایشیائی ترکی پر اپنی قیادت قائم کر لی۔ اسی طرح روس ترک کے علاقہ اردنہ پر قابض ہو گیا۔ اور ۱۸۸۰ء سے ۱۸۸۵ء کے زمانہ تک عدن اور بحرین وغیرہ علاقوں پر اور ۱۸۸۲ء میں سوڈان پر برطانیہ کی فوجوں نے قبضہ کر لیا۔ اور ٹیونس، الجیریا اور مراکش کے اکثر و بیشتر حصوں پر فرانسیسی اقتدار قائم ہو گیا۔ مراکش کے باقی حصوں پر سپین نے اور طرابلس پر اٹلی نے قبضہ کر لیا۔ زنجبار کی پوری اسلامی سلطنت انگریزوں اور جرمنوں میں تقسیم ہو گئی۔ ایران روس کے ہاتھوں ایک صید ذبوح کی طرح سسک رہا تھا۔ عربوں اور ترکوں کی مسلمان حکومتیں دم توڑ رہی تھیں۔ گویا پوری اسلامی دنیا پر تنزل پستی اور ادبار کے تیرہ و تار بادل چھائے ہوئے تھے اور ساتھ ہی مغربی اور مشرقی مذہبی اور سیاسی تحریکوں کی قلعہ اسلام پر ایسی زبردست یلغار اور یورش ہو رہی تھی کہ کسی مسلمان کا صحیح و سلامت بچ نکلنا مشکل نظر آ رہا تھا۔ اور اندرونی طور پر اسلام کی حالت ایسی دردناک تھی کہ بیان کرنا مشکل ہے۔ وہ مایوسی و قنوطیت کی مجسم تصویر بن کر اپنی تباہی و بربادی پر آہ و زاری کر رہے تھے اور ان کے مذہبی و سیاسی لیڈروں کو سوائے اسلام اور اہل اسلام کی مرثیہ خوانی کے کچھ سوجھتا ہی نہیں تھا۔ علوم جدیدہ اور لادینیت و دہریت کے سیلاب نے ایسے ایسے باریک و پیچیدہ مسائل پیدا

کر رہے تھے کہ مسلمانوں کے قدیم و جدید دونوں طبقوں کے ایمان وعقائد میں زبردست تنزل پیدا ہو گیا تھا۔ ان کی لیسپائی بزتری خاک میں مل چکی تھی اور روحانی تفوق کا نشان باقی نہ رہا تھا۔ مولانا الطاف حسین حالی مرحوم نے اپنے مشہور مسدس مطبوعہ ۱۸۷۹ء میں اسلام کی حالتِ زار کا جو نقشہ کھینچا ہے وہ اسلام کی غربت اور مسلمانانِ زمانہ کی انتہائی بے چارگی کی صحیح تصویر ظاہر کرتا ہے ؎

رہا دین باقی نہ اسلام باقی
اک اسلام کا رہ گیا نام باقی

اور اپنی مناجات میں جو مطبوعہ ضمیمہ مسدس حالی شائع ہوئی ہے لکھتے ہیں ؎

اے خاصۂ خاصانِ رسل وقتِ دعا ہے
امت پہ تری آ کے عجب وقت پڑا ہے
جو دین بڑی شان سے نکلا تھا وطن سے
پردیس میں وہ آج غریب الغربا ہے
جس دین کے مدعو تھے کبھی سیزر و کسریٰ
خود آج وہ مہمان سرائے فقرا ہے
وہ دین ہوئی بزم جہاں جس سے چراغاں
اب اس کی مجالس میں نہ بتی نہ دیا ہے
بگڑی ہے کچھ ایسی کہ بنائے نہیں بنتی
ہے اس سے یہ ظاہر کہ یہی حکم قضا ہے
فریاد ہے اے کشتیٔ امت کے نگہباں
بیڑا یہ تباہی کے قریب آن لگا ہے

اور کتاب "خونِ حرمین" کے مصنف اسلام کی تباہی و بربادی کا حال آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور عرض کرتے ہوئے لکھتے ہیں :-

"خدارا ایسی بے بسی اور نازک حالت میں اپنے نام لیواؤں پر رحم کرتے ہوئے امام آخرالزمان کو جلد بھیجئے۔ تاکہ ضعیف الایمان امت کے ایمان وایقان میں پھر بالیدگی کی روح پیدا ہو۔ اور ضلالت کا فقدان ہو۔ یارسول اللہ! اب عقل اور اسباب ظاہری کا سہارا جاتا رہا۔ قوتیں بے کار ہو گئیں ہمتیں پست ہو گئیں۔ خونخوار تثلیث نے ان کو قعرِ مذلت میں اس طرح دھکیل دیا ہے کہ اب پھر ابھرنے کی صورت نظر نہیں آتی۔ اے نبی اللہ بتایئے کہ شکستہ دل اور زخموں سے چور امت اپنے درد کی دوا کہاں پائے گی۔ اور کیونکر امام موعود علیہ السلام کے حضور اپنی فریاد پہنچائے گا۔ اب دل کے زخم کی تپاک اور سوزش ناقابلِ اظہار ہے۔"

دشمنانِ اسلام کے ارادے

اور دشمنانِ اسلام اپنی کامیابی اور مسلمانوں کی زبوں حالی کو دیکھ کر یہ یقین کرنے لگے تھے کہ بس اب تھوڑے ہی عرصہ میں اسلام کا نام دنیا سے مٹ جائے گا۔ عیسائی ربع مسکون کے بیشتر حصہ پر قابض و متصرف ہونے کے بعد برصغیر ہندو پاک اور خصوصاً کعبۃ اللہ پر عیسائی پرچم لہرائے جانے کے وقت کو قریب آیا ہوا سمجھ رہے تھے۔ ان خیالات کا علم اور پادریوں کے علاوہ امریکہ کے مشہور پادری ڈاکٹر جان ہنری بیروز کے ان لیکچروں سے بھی بآسانی حاصل کیا جاسکتا ہے۔ جو انہوں نے گزشتہ صدی عیسوی کے آخری ربع میں ہندوستان کے مختلف شہروں میں دیئے۔ انہوں نے عیسائیت کے "عالمی اثرات" کے زیرِ عنوان اپنے ایک لیکچر میں اسلامی ممالک کے اندر عیسائیت کی عظیم الشان فتوحات پر فخر کرتے ہوئے اعلان کیا۔

"اب میں اسلامی ممالک میں عیسائیت کی روز افزوں ترقی کا ذکر کرتا ہوں۔ اس ترقی کے نتیجہ میں صلیب کی چمکار آج ایک طرف لبنان پر ضو افگن ہے تو دوسری طرف فارس کے پہاڑوں کی چوٹیاں اور باسفورس کا پانی اس کی چمک سے جگمگ جگمگ کر رہا ہے۔ یہ صورتِ حال پیش خیمہ ہے اس آنے والے انقلاب کا کہ جب قاہرہ دمشق اور تہران کے شہر خداوند یسوع مسیح کے خدام سے آباد نظر آئیں گے حتیٰ کہ صلیب کی چمکار صحرائے عرب کے سکوت کو چیرتی ہوئی وہاں بھی پہونچے گی۔ اس وقت خداوند یسوع مسیح اپنے شاگردوں کے ذریعہ مکہ کے شہر اور خاص کعبہ کے حرم میں داخل ہو گا اور بالآخر وہاں اس حق و صداقت کی منادی کی جائے گی کہ "ابدی زندگی یہ ہے کہ وہ تجھ خدائے واحد اور یسوع مسیح کو جانیں جسے تو نے بھیجا ہے۔""

(بیروز لیکچرز صفحہ ۴۲)

اور وہ اسلام کو ایک مردہ مذہب خیال کرنے لگے تھے۔ مثلاً پادری عماد الدین ہے۔ وہ اپنی کتاب تعلیم محمدی مطبوعہ ۱۸۸۰ء کے صفحہ ۳۵ پر لکھتا ہے۔

"محمدی مذہب کے لئے اگرچہ ایک صورت تو ہے مگر اس میں جان ہرگز نہیں۔ اس لئے وہ ایک مردہ دین ہے۔ یا ایک پتلا ہے جو آدمی نے بڑی کاریگری سے بنایا مگر اس میں جان نہ ڈال سکا۔"

اسی طرح آریہ سماج بھی جو اسلام کی شدید دشمن تھی اسلام سے تعلق یہی رائے رکھتی تھی۔ اور اس کی بنیاد ہی عالمگیر راج کے تخیل پر رکھی گئی تھی۔ چنانچہ سوامی دیانند کی دعا ملاحظہ ہو۔

"اے ایشور داتا آپ کی مہربانی سے ...... سونا جواہر وغیرہ اور عالمگیر راج اور علم کی دولت کو میں حاصل کروں؟"

(ترجمہ آریہ بھوسنے پلار تھنا صفحہ ۹۳)

چنانچہ اس کے زیر اثر ایک ہندو ہردیال لکھتا ہے۔

"جوش پیدا ہو گا تو سوراج اور افغانستان کی فتح کے علاوہ ممکن ہے کہ ہم مشرقی افریقہ بھی اور دوسرے ملکوں پر قابض ہو جائیں گے جہاں ہندو بھائی آباد ہیں۔ ...... ایسا دیش بھگتی کی لہر چلے گی۔ اور ہندو نام کی گنگا میں ایسا چڑھاؤ آئے گا۔ پس اگر ہندوستان کو کبھی آزادی ملے گی تو یہاں ہندو راج ہو گا اگر ہندو قوم میں بیداری ہو گی تو نہ صرف ہندو راج قائم ہو جائے گی بلکہ مسلمانوں کی شدھی افغانستان کی فتح وغیرہ باقی آدرش (نصب العین) بھی پورے ہو جائیں گے۔"

(ملاپ ۲۲ جون ۱۹۲۵ء صفحہ ۹)

اسی طرح اسلام کے خلاف ایک تحریک برہمو سماج والوں کی زوروں پر تھی جو وحی والہام کے منکر تھے۔ ان کے علاوہ دہریت اور مختلف سیاسی نظاموں اور علوم جدیدہ اور فلسفہ یورپ کے حملوں سے مسلمان اس قدر مرعوب ہو چکے تھے کہ وہ اسلام کی نشأۃ ثانیہ کو قریباً ناممکن خیال کرنے لگے تھے اور خاص طور پر عیسائیت کی ترقی اور غلبہ کو دیکھ کر اور مسلمانوں کے ارتداد اور نئے نئے تعلیم یافتہ مسلمانوں کے الحاد و بے دینی کو ملاحظہ کر کے دردمندانِ اسلام کے دل بیٹھے جا رہے تھے۔ اور انہیں اس طوفانِ ضلالت سے کشتیٔ اسلام کی نجات کے لئے کوئی صورت نظر نہ آتی تھی۔

مسیح موعود کا ظہور

اللہ تعالیٰ نے ٹھیک اس وقت اپنے وعدہ

انا نحن نزلنا الذکر وانا له لحافظون

کو یاد کر کے اپنے تصرف خاص کے ماتحت اسلامی غلبہ کے لئے اسی ملک بلکہ اسی صوبہ میں سے حضرت بانی جماعت احمدیہ کو تجدید دین کے لئے مبعوث فرمایا جسے عیسائیوں نے اپنے مذہب کے لئے بنیاد تجویز کیا تھا یعنی خطۂ پنجاب۔ چنانچہ ۱۸۳۴ء میں پنجاب میں پہلے عیسائی مشن کا قیام لدھیانہ میں ہوا۔ اور ۱۸۳۵ء میں ہی لدھیانہ کے قریبی ضلع گورداسپور میں کاسرِ صلیب پیدا ہو گئے اور حضور کو آغاز شباب میں ہی کشف کے ذریعہ دکھایا گیا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کرسی مبارک بہت بلند ہو گئی ہے۔ اور حضور کا چہرۂ مبارک ایسا چمکنے لگا ہے کہ گویا اس پر سورج اور چاند کی شعاعیں پڑ رہی ہیں۔ کرسی علم التعبیر میں حکومت ہوتی ہے۔ (تذکرہ طبع دوم صفحہ ۳۰۲)

اس کشف میں مسلمانوں کے روشن مستقبل کی بشارت دی گئی اور بتایا گیا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عالمگیر حکومت اور اسلام کا عالمگیر غلبہ قائم ہونے والا ہے۔ یہ غالباً ۱۸۶۲ء یا اس سے قبل کی آسمانی بشارت ہے جو اپنے عصری ماحول کے لحاظ سے ایک اعجازی اور خارقِ عادت خبر ہے۔

سٹہ وسط ایشیا میں عیسائیت کے تبلیغی کام کے لئے پنجاب ایک قدرتی بنیاد (Base) معلوم ہوتا ہے (The missions by Robert Clark London 1914 Page 245)

ترقی اسلام کی بشارتیں

علاوہ ازیں ترقیٔ اسلام کی آپ کو اور بہت سی بشارات دی گئیں۔ اور وہ دین جو مُردہ خیال کیا جانے لگا تھا ۱۸۸۲ء میں اس سے متعلق یہ بشارت دی گئی۔

یحی الدین و یقیم الشریعۃ

کہ وہ دینِ اسلام جسے اب ایک مُردہ دین خیال کیا جا رہا ہے اور یہ کہا جاتا ہے کہ ؎

رہا دین باقی نہ اسلام باقی

وہ اس مردِ مجاہد کے ذریعہ سے پھر زندہ ہو گا اور آخر کار شریعتِ اسلامیہ پھر دنیا میں رواج پا جائے گی۔ اور وہ امتِ محمدیہ جس کی نسبت یہ کہا جاتا ہے کہ ؎

بگڑی ہے کچھ ایسی کہ بنائے نہیں بنتی

ہے اس سے یہ ظاہر کہ یہی حکم قضا ہے

اور جس کی اصلاح کا کوئی طریقہ نظر نہیں آتا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے بانیٔ سلسلہ احمدیہ سے اس کی نسبت یہ وعدہ فرمایا

"بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید
و پائے محمدیاں بر منار بلند تر محکم افتاد۔ پاک محمد مصطفیٰ
نبیوں کا سردار۔ خدا تیرے سب کام درست کر دے گا اور تیری ساری مرادیں تجھے دے گا۔"
(تذکرہ صفحہ ۱۰۲ و صفحہ ۶۳۵)

یعنی خوش ہو اور خوشی سے اچھلو اور تبختر سے چلو کہ تیری ماموریت کا وقت آ گیا۔ اور اب وہ وقت آ رہا ہے کہ مسلمان گڑھے میں سے نکال لئے جائیں گے اور ان کا قدم اب بلند تر منار پر نہایت مضبوطی سے قائم ہو جائے گا یعنی اب مسلمانوں کی حالت اوج و ترقی کی طرف رجوع کرے گی۔ اور روز بروز بہتر سے بہتر ہوتی چلی جائے گی۔ اور ساری دنیا پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا پاک اور مقدس اور نبیوں کا سردار اور قرآن شریف کا کلام اللہ ہونا ظاہر ہو جائے گا اور اس مقصد کے حصول میں خدا تعالےٰ تیری مدد کرے گا۔ اور تیرے کاموں میں برکت ڈالے گا اور تیری ساری مرادیں تجھے دیگا۔

جہاں تک ظاہری اور سیاسی لحاظ سے مسلمانوں کی بہتر حالت ہونے کا سوال ہے تو گزشتہ چالیس سال کے عرصے سے تقریباً تمام مسلمان ممالک آزاد ہو چکے ہیں۔ اور روحانی لحاظ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"اس فقرہ سے مراد کہ محمدیوں کا پیر اونچے منار پر جا پڑا ہے یہ ہے کہ تمام نبیوں کی پیشگوئیاں جو آخر الزمان کے مسیح موعود کے لئے تھیں جس کی نسبت یہود کا خیال تھا کہ ہم میں سے پیدا ہو گا۔ اور عیسائیوں کا خیال تھا کہ ہم میں سے پیدا ہو گا مگر وہ مسلمانوں میں سے پیدا ہوا اس لئے بلند مینار عزت کا محمدیوں کے حصے میں آیا۔

اور آپ نے الہامی انکشافات اور ربانی بشارات کی بناء پر یہ فرمایا کہ:۔

"آجکل تمام مذاہب کے لوگ جوش میں ہیں۔ عیسائی کہتے ہیں کہ اب ساری دنیا میں مذہب عیسوی پھیل جائے گا۔ برہمو کہتے ہیں کہ ساری دنیا میں برہموؤں کا مذہب پھیل جائے گا اور آریہ کہتے ہیں کہ ہمارا مذہب سب پر غالب آ جائے گا مگر یہ سب جھوٹ کہتے ہیں۔ خدا تعالےٰ ان میں سے کسی کے ساتھ نہیں۔ اب دنیا میں اسلام کا مذہب پھیلے گا اور باقی سب مذاہب اس کے آگے ذلیل اور حقیر ہو جائیں گے۔"
(ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۳۴۳)

اور فرمایا ؎

اک بڑی مدت سے دیں کو کفر تھا کھاتا رہا
اب یقیں سمجھو کہ آئے کفر کو کھانے کے دن

اسلام کے لئے روشنی کا دن

۱۸۸۹ء میں آپ نے ان مسلمانوں کو جو اسلام کی ترقی سے مایوس ہو چکے تھے اور اسے چند روز کا مہمان خیال کرتے تھے۔ فرمایا:۔

"سچائی کی فتح ہو گی اور اسلام کے لئے پھر اس تازگی اور روشنی کا دن آئے گا جو پہلے وقتوں میں آ چکا ہے۔ اور وہ آفتاب اپنے پورے کمال کے ساتھ چڑھے گا جیسا کہ پہلے چڑھ چکا ہے۔"
(فتح اسلام صفحہ ۱۱)

اور فرمایا:۔

"خداوند تعالےٰ نے اس احقر عباد کو اس زمانہ میں پیدا کر کے اور صدہا نشانِ آسمانی اور خوارقِ غیبی اور معارف و حقائق مرحمت فرما کر اور صدہا دلائل عقلیہ قطعیہ پر علم بخش کر یہ ارادہ فرمایا ہے کہ تعلیمات حقہ قرآنی کو ہر قوم اور ہر ملک میں شائع فرما دے۔ اور اپنی حجت ان پر پوری کرے۔ غرض خداوند کریم نے جو اسباب اور وسائل اشاعت دین کے اور دلائل اور براہین اتمام حجت کے محض اپنے فضل و کرم سے اس عاجز کو عطا فرمائے ہیں وہ امم سابقہ سے آج تک کسی کو عطا نہیں فرمائے اور جو کچھ توفیقات غیبیہ اس عاجز کو دی گئی ہیں۔ وہ اُن میں سے کسی کو نہیں دی گئیں

وذٰلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء۔"

اس نے محض اپنے تفضلات و عنایات سے یہ خوشخبری بھی دی ہے "کہ روزِ ازل سے یہی قرار یافتہ ہے کہ آیت کریمہ ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ اور یریدون لیطفئوا نور اللہ باقواھھم واللہ متم نورہ کا روحانی طور پر مصداق یہ عاجز ہے۔ اور خدا تعالےٰ ان دلائل و براہین کو جو اس عاجز نے مخالفوں کے لئے لکھے ہیں خود مخالفوں تک پہنچا دے گا۔ اور ان کا عاجز اور لاجواب اور مغلوب ہونا ظاہر کر دیگا۔"
(براہین احمدیہ صفحہ ۵۷۵)

آپ یہ اعلان فرما کر میدانِ مذاہب میں ایک جری اور بہادر پہلوان کی طرح گرجے اور آپ نے ہر مذہب کے روحانی پیشواؤں اور لیڈروں کو مقابلہ کے لئے پکارا اور فرمایا کہ

"مجھے قادر مطلق خدا نے اپنے خاص مکالمہ سے مشرف بخشا ہے اور اطلاع دی ہے کہ میں ہر ایک مقابلہ میں جو روحانی برکات اور سماوی تائیدات میں کیا جائے تیرے ساتھ ہوں اور تجھ کو غلبہ حاصل ہو گا۔"
(جنگ مقدس صفحہ ۱۳۷-۱۳۸)

آپ نے علوم جدیدہ کے مذہب پر حملوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ

"اس لڑائی میں اسلام کو مغلوب اور عاجز دشمن کی طرح صلح جوئی کی حاجت نہیں۔ بلکہ اب زمانہ اسلام کی روحانی تلوار کا ہے۔ جیسا کہ وہ پہلے کسی وقت اپنی ظاہری قوت دکھا چکا ہے۔ یہ پیشگوئی یاد رکھو کہ عنقریب اس لڑائی میں بھی دشمن ذلت کے ساتھ پسپا ہو گا اور اسلام فتح پائے گا۔ حال کے علوم جدیدہ کیسے ہی زور آور حملے کریں۔ کیسے ہی نئے نئے ہتھیاروں کیساتھ چڑھ چڑھ کر آویں مگر انجام کار ان کے لئے ہزیمت ہے۔"

میں شکر نعمت کے طور پر کہتا ہوں کہ اسلام کی اعلےٰ طاقتوں کا مجھ کو علم دیا گیا ہے جس علم کی رو سے میں کہتا ہوں کہ اسلام نہ صرف فلسفہ جدیدہ کے حملہ سے اپنے تئیں بچائے گا بلکہ حال کے علوم مخالفہ کی جہالتیں بھی ثابت کر دے گا۔ اسلام کی سلطنتوں کو ان چڑھائیوں سے کچھ بھی اندیشہ نہیں ہے جو فلسفہ اور طبعی کی طرف سے ہو رہی ہیں اور میں دیکھتا ہوں کہ آسمان پر اس کی فتح کے نشان نمودار ہیں۔"
(آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ ۲۵۴-۲۵۵ حاشیہ)

زندہ اور عالمگیر دین کے اصول

ظاہر ہے کہ عالمگیر غلبہ اسی مذہب کو حاصل ہو سکتا ہے جو زندہ اور سب مذاہب میں سے کامل مذہب ہو۔ اور اس کی کتاب سب کتابوں سے کامل اور اعلےٰ اور افضل اور زندہ کتاب ہو۔ اور اس کا رسول سب رسولوں سے افضل اور اکمل اور زندہ رسول ہو اس لئے آپ نے سچے دین اور زندہ اور کامل اور عالمگیر دین کے لئے مندرجہ ذیل اصول بیان فرمائے:۔

۱۔ "وہ دین جس کتاب کو پیش کرے اُسے سچی اور زندہ اور کامل کتاب اس وقت مانا جائے گا۔ جبکہ وہ دعوےٰ بھی آپ کرے اور اس دعوےٰ کی دلیل بھی آپ ہی بیان کرے تاکہ ہر ایک پڑھنے والا

اس کے دلائل شافیہ پاکر اس کے دعاوی کو بخوبی سمجھ لیوے اور دعویٰ بلا دلیل نہ رہے۔"

۲۔ وہ ایسی تعلیم پیش کرے جو مختص المقام اور مختص الزمان اور مختص القوم نہ ہو اور وہ دوسری تعلیموں سے اعلیٰ ہو جو انسانی درختوں کی تمام شاخوں کی آبپاشی کر سکتی ہو۔ اور ہر طبقہ انسانی اور ہر وقت اور قیامت تک کے لئے نوع انسان کے واسطے ایک ہی لاتبدیل قانون ہو۔

۳۔ ہر مذہب والا یہ ثبوت دے کہ اس کے مذہب میں روحانیت اور طاقت بالا ویسی ہی موجود ہے جیسا کہ ابتدا میں دعوےٰ کیا گیا تھا۔ اور اس کے مذہب کی الہامی کتاب میں جو مومنوں کی علامتیں لکھی ہیں وہ اس مذہب کے بعض افراد میں پائی جانی چاہئیں۔

۴۔ سچے، زندہ اور کامل نبی کے لئے ایک تو یہ ضروری ہے کہ وہ دنیا کے لئے کامل نمونہ ہو۔ اور وہ اپنے اقوال و اعمال و اخلاق وغیرہ میں ایسا بلند مقام رکھتا ہو کہ جہاں اور کوئی نبی نہیں پہنچا اور دوسروں کو پاک اور صاف اور ملہم بنائے۔

۵۔ ایک معیار سچے اور کامل مذہب کا یہ ہے کہ ہمیشہ اس میں ایسے انسان پیدا ہوتے رہیں جو اپنے پیشوا اور ہادی اور رسول کے نائب ہو کر یہ ثابت کریں کہ وہ نبی اپنی روحانی برکات کے لحاظ سے زندہ ہے فوت نہیں ہوا۔

۶۔ صرف وہ دین زندہ مذہب کہلائیگا جو ہر زمانے میں تازہ آسمانی نشان دکھائے اور صرف پرانے معجزات اور نشانوں کو ہی بطور قصہ بیان کرنے والا نہ ہو۔

قرآن کریم اور انجیل

پھر آپ نے قرآن مجید کا دوسری کتابوں سے مقابلہ کرتے ہوئے فرمایا کہ:۔

"صرف قرآن کریم ایسی کتاب ہے جو اپنے دعوے کو ہر قسم کی دلیل سے مدلل کرتا اور پیش کرتا ہے اور خدا کے احکام کو زبردستی نہیں منواتا۔ بلکہ انسان کے منہ سے سرِ تسلیم خم کرنیکی صدا نکلواتا ہے، نہ کسی جبر و اکراہ سے بلکہ اپنے لطیف طریق استدلال سے اور فطری سیادت سے۔ دوسرے توریت و انجیل وغیرہ کا مخاطب خاص گروہ ہے اور قرآن کے مخاطب کل لوگ ہیں جو قیامت تک پیدا ہوں گے پہلی کتابوں کے زیر نظر دوسرے مذاہب دہریہ، فلاسفہ اور برہمو وغیرہ نہ تھے برخلاف اس کے قرآن شریف کے مخاطب کل ملل اور مذاہب اور فرقے ہیں۔ (ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۸۸-۸۹)

"پھر انجیل کی تعلیم مختص المقام والزمان اور مختص القوم تھی مگر قرآن ہر قوم اور ہر طبقہ اور ہر وقت اور قیامت تک نوع انسان کے لئے ایک ہی لاتبدیل قانون ہے۔"
(ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۸۶، ۲۲۱)

اور قرآن کریم کے اس کمال کو ثابت کرنے کے لئے آپ نے مخالفینِ اسلام کو چیلنج دیا کہ

"میرا دعوےٰ ہے کہ تمام صداقتیں قرآن مجید میں موجود ہیں اور اگر کوئی مدعی ایسی صداقتیں پیش کرے کہ وہ قرآن میں نہیں ہیں تو میں اُسے نکال کر دکھانے کو تیار ہوں۔"
(ملفوظات صفحہ ۲۸۵)

اور زندہ نبی کے متعلق فرمایا کہ

"حقیقی اور زندہ نبی وہی ہے جو دوسروں کو پاک اور صاحب خوارق اور ملہم بنائے اور وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔ ہم اسلام اور قرآن کے نور جو ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت موجود تھے دکھلانے کے لئے تیار ہیں۔"
(تریاق القلوب)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پوری زندگی مسلسل جہاد تھی جس میں حضور نے اسلام کے روحانی غلبہ کے بے شمار نشان دکھائے۔ اور دنیا بھر میں منادی کی کہ آج صرف اسلام ہی زندہ اور کامل مذہب ہے۔ چنانچہ فرمایا:۔

"اے تمام وہ لوگو جو زمین پر رہتے ہو! اور اے تمام وہ انسانی روحو جو مشرق اور مغرب میں آباد ہو میں پورے زور کے ساتھ آپ کو دعوت دیتا ہوں کہ اب زمین پر سچا مذہب صرف اسلام ہے۔ اور سچا خدا بھی خدا ہے جو قرآن نے بیان کیا ہے اور ہمیشہ کی روحانی زندگی والا نبی اور جلال اور تقدس کے تخت پر بیٹھنے والا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہے جس کی روحانی زندگی اور پاک جلال کا ہمیں یہ ثبوت ملا ہے کہ اس کی پیروی اور محبت سے ہم روح القدس اور خدا کے مکالمہ اور آسمانی نشانوں کے انعام پاتے ہیں۔" (روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۱۴۱ بحوالہ تریاق القلوب)

پھر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بڑے زبردست دلائل سے باطل مذاہب، باطل نظریات اور باطل نظاموں کا ابطال فرمایا ہے جس پر غیروں نے بھی خراجِ تحسین ادا کیا۔

آسمانی نشانات

حضور کے بیان فرمائے ہوئے ان اصولوں میں سے جو آپ نے کامل اور زندہ مذہب کے لئے پیش فرمائے ہیں۔ اس اصول کو لیتا ہوں کہ صرف وہ دین زندہ اور کامل مذہب کہلانے کا مستحق ہوگا جو ہر زمانے میں تازہ آسمانی نشان دکھائے اور ایسی پیشگوئیوں کے نمونے پیش کرے جو محض خدا کے علم سے مخصوص ہوں تا ان کا وقوع اس بات کی دلیل ہو کہ وہ مذہب سچا ہے اور خدا کی طرف سے ہے۔ اور اسکے پیروؤں کا زندہ خدا سے تعلق ہے۔ اور میں اسی اصول کی بنا پر کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ پر ہزارہا نشانات دکھائے اور حضور کی سینکڑوں ایسی پیشگوئیاں پوری ہوئیں جن پر اللہ عالم الغیب کے سوا کوئی قادر نہیں ہو سکتا انہیں میں سے وہ چند پیشگوئیاں بھی ہیں جو تقسیم برصغیر کے بعد اور خصوصاً اس سال پوری ہوئی ہیں اور جنہیں میں اس موقع پر بیان کر دینا مناسب سمجھتا ہوں۔

ہجرت اور قیامِ پاکستان

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ۱۹۰۵ء میں فرمایا:۔

"انبیاء کے ساتھ ہجرت بھی ہے لیکن بعض رؤیا نبی کے اپنے زمانے میں پورے ہوتے ہیں اور بعض اولاد یا کسی متبع کے ذریعے پورے ہوتے ہیں۔ مثلاً آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو قیصر و کسریٰ کی کنجیاں ملی تھیں تو وہ ممالک حضرت عمرؓ کے زمانے میں فتح ہوئے۔" (تذکرہ صفحہ ۵۵۹)

حدیث میں حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیصر و کسریٰ کے خزائن کی چابیاں میرے پاس لائی گئیں فوضعت فی یدی پھر میرے ہاتھ میں دی گئیں۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرتؐ تو خدا کو پیارے ہو گئے۔ اور تم ان خزائن کو حاصل کر رہے ہو۔ اس حدیث سے ظاہر ہے کہ پیشگوئیوں میں نبی سے مراد اسکے خلفاء یا اتباع بھی ہوتے ہیں۔ اسی کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جس ہجرت کی طرف اشارہ فرمایا تھا وہ آپ کے پسر موعود فضل عمر خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے عہد سعادت عہد میں واقع ہوئی۔ اور یہ عجیب بات ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص تصرف سے حضرت اقدس کے قلم سے ہجرت گاہ بھی متعین فرما دی۔ چنانچہ آپ اپنے الہام ویمکرون ویمکر اللہ واللہ خیر الماکرین الفتنۃ ھھنا فاصبر کما صبر اولوا العزم وقل رب ادخلنی مدخل صدق" کی تشریح میں فرماتے ہیں کہ

"عیسائی لوگ ایذا رسانی کے لئے مکر کریں گے اور خدا تعالیٰ بھی مکر کرے گا اور وہ دن آزمائش کے دن ہوں گے اور کہہ کہ خدایا پاک زمین میں مجھے جگہ دے۔"
(مواہب الرحمٰن مطبوعہ الشرکۃ الاسلامیہ صفحہ ۳۱)

اگرچہ حضور نے اس سے روحانی طور کی ہجرت مراد لی تھی لیکن واقعات نے ظاہر کر دیا کہ اس میں پاکستان کی طرف ہجرت کئے جانے کا اشارہ تھا۔ جو آپ کے فرزند ارجمند حضرت خلیفہ ثانی رضی اللہ عنہ نے مع اپنی جماعت کے ۱۹۴۷ء میں کی۔

پھر حضور کو ۲۱-۲۲ دسمبر ۱۹۰۳ء کی درمیانی شب میں الہام ہوا:۔

یاتی علیک زمن کمثل زمن موسیٰ

کہ تجھ پر ایک ایسا زمانہ آئے گا جو موسیٰؑ کے زمانہ کی مانند ہوگا۔

پھر ۲۲ دسمبر ۱۹۰۳ء کو الہام ہوا:۔

انہ کریم تمشی امامک وعادی من عادیٰ

اور آپ نے فرمایا کہ یہ الہام کمثل زمن موسیٰ والے الہام سے آگے ہے اور ان دونوں کا آپس میں تعلق ہے۔ پھر توریت میں بھی اسی قسم کا مضمون ہے کہ خدا نے موسیٰ سے کہا کہ تو چل اور میں تیرے آگے چلتا ہوں۔

پھر حضرت اقدس نے ۲۳ دسمبر ۱۹۰۲ء کو نماز فجر سے پیشتر یہ رؤیا سنائی:۔

"میں کسی اور جگہ ہوں اور قادیان کی طرف آنا چاہتا ہوں۔ ایک دو آدمی ساتھ ہیں۔ کسی نے کہا راستہ بند ہے۔ ایک بڑا بحر ذخار چل رہا ہے۔ میں نے دیکھا کہ واقع میں کوئی دریا نہیں بلکہ ایک بڑا سمندر ہے۔ جیسے سانپ چلا کرتا ہے۔ ہم واپس چلے آئے کہ ابھی راستہ نہیں اور یہ راہ بڑا خوفناک ہے۔"

پھر ۲۴ دسمبر ۱۹۰۲ء کا الہام ہے:۔

انی صادق انی صادق وسیشھد اللہ لی

"میں صادق ہوں صادق ہوں عنقریب خدا تعالیٰ میری گواہی دے گا۔" (تذکرہ صفحہ ۴۵۳)

ان الہامات پر نظر تدبر ڈالنے سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ یہ ہجرت کے زمانے سے متعلق ہیں۔ پہلے الہام میں بتایا گیا ہے کہ عیسائی ایک مکر کریں گے جس کے نتیجہ میں آپ کے خلیفہ ثانی کو مع جماعت کے ہجرت کرنی پڑے گی اور وہ مکر کرنے والے ریڈ کلف اور لارڈ ماؤنٹ بیٹن اور لارڈ ایٹلی وزیر اعظم انگلستان تھے جنہوں نے مل کر ۳ جون ۱۹۴۷ء کے اعلان کے سراسر خلاف جس میں تقسیم کا بنیادی اصول یہ تسلیم کیا گیا تھا کہ تقسیم اکثریت کی بناء پر ہوگی other factors کی آڑ لے کر ضلع گورداسپور کی جس میں مسلمانوں کی اکثریت تھی چار میں سے تین تحصیلیں مع تحصیل بٹالہ جس میں قادیان اور اس کے ارد گرد کے متزدیہات مشرقی پنجاب کے ساتھ ملحق کر دی گئیں اور لارڈ ماؤنٹ بیٹن نے مہاراجہ کشمیر سے مل کر کشمیر کا الحاق جس میں اسی فیصد سے زیادہ مسلمان تھے بھارت سے کر دیا اور ان کے اس مکر کے نتیجے میں جماعت احمدیہ اور اس کے امام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رض کو مجبوراً قادیان سے ہجرت کرنی پڑی۔ اُن کے اس مکر کی غرض یہ تھی کہ پاکستان قائم نہ رہ سکے اور ایسے حالات پیدا کر دئے جائیں کہ وہ خود متحد ہندوستان کا مطالبہ کرنے پر مجبور ہو جائے لیکن اللہ تعالے نے ان کے اس مکر کو ناکام بنا دیا اور جیسا کہ الہام رب ادخلنی مدخل صدق میں جماعت اور امام جماعت کے ہجرت کرنے کی جگہ پاک زمین یعنی پاکستان قرار دی گئی تھی وہ جماعت اور تمام مسلمانوں کے لئے ظاہر و باطن میں عمدہ اور خیر و خوبی کی جگہ بنا دی گئی۔ فالحمد للہ۔ اور دوسرے اور تیسرے الہام میں یہ بتایا گیا ہے کہ جیسے حضرت موسیٰؑ اور بنی اسرائیل کو مصر سے ہجرت کے بعد مشکلات پیش آئی تھیں اور اللہ تعالٰے نے حضرت موسیٰؑ کی تائید کی اور آپ کے دشمن فرعون اور اسکے ساتھیوں کو ان کے تمام منصوبوں میں ناکام و نامراد رکھا تھا۔ ایک زمانہ آپ کی جماعت پر بھی ایسا آئے گا جس میں اسے ہجرت کرنا پڑے گی۔ اور پھر جس طرح اللہ تعالٰے نے حضرت موسیٰؑ کو مصر سے ہجرت کرنے کے لئے حکم دیا تو یہ وعدہ بھی کیا تھا کہ "میں ضرور تیرے ساتھ رہوں گا" خروج ۳/۱۲ اسی طرح یہاں بھی یہ وعدہ فرمایا کہ وہ کریم ہے اور وہ تیرے آگے آگے چلے گا یعنی تیرے ساتھ رہے گا اور آڑے وقت میں نصرت فرمائے گا۔

اور ۱۹ رجنوری ۱۹۰۳ء کی رؤیا میں اس کی اور زیادہ وضاحت فرما دی گئی ہے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"دیکھا کہ میں مصر کے دریائے نیل پر کھڑا ہوں اور میرے ساتھ بہت سے بنی اسرائیل ہیں۔ اور میں اپنے آپ کو موسیٰ سمجھتا ہوں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہم بھاگے چلے آتے ہیں۔ نظر اٹھا کر پیچھے دیکھا تو معلوم ہوا کہ فرعون ایک لشکر کثیر کے ساتھ ہمارے تعاقب میں ہے اور اسکے ساتھ بہت سامان مثل گھوڑے گاڑیوں اور رتھوں وغیرہ کے ہے اور وہ ہمارے بہت قریب آگیا ہے۔ میرے ساتھی بنی اسرائیل بہت گھبرائے ہوئے ہیں۔ اور اکثر ان میں سے بے دل ہو گئے ہیں اور بلند آواز سے چلاتے ہیں کہ اے موسیٰ ہم پکڑے گئے تو میں نے بلند آواز سے کہا کلّا انّ معی ربّی سیھدین اتنے میں میں بیدار ہو گیا اور زبان پر یہی الفاظ جاری تھے۔ (تذکرہ صفحہ ۴۶۹)

اسی طرح الہامات "کففت عن بنی اسرائیل ان فرعون وھامان و جنودھما کانوا خاطئین انی مع الافواج آتیک بغتۃ" (تذکرہ صفحہ ۴۳۳) میں بھی مظلوم احمدیوں کو بنی اسرائیل قرار دے کر فرمایا کہ جو لوگ فرعون اور ہامان اور ان کے ساتھی جو ان کا لشکر ہیں ان کی خصلت پر ہو کر احمدیوں کو اپنے مظالم کا نشانہ بنانا چاہتے ہیں۔ آخر کار میں ظاہر کر دوں گا کہ وہ احمدیوں پر ظلم کرنے میں یقیناً خطا پر تھے۔ پھر فرمایا کہ میں اپنی فوجوں کے ساتھ اچانک تیرے پاس آؤں گا۔ چنانچہ جماعت احمدیہ پر بھی قادیان سے پاکستان میں ہجرت کرنے کے بعد ایک ایسا ہی نازک دور آیا جیسا کہ بنی اسرائیل پر مصر سے ہجرت کرنے کے بعد آیا تھا۔ اور جیسا کہ حضرت موسیٰؑ نے اس وقت کلّا انّ معی ربی سیھدین فرمایا تھا یعنی میرا خدا میرے ساتھ ہے۔ وہ مجھے نجات کا راستہ دکھائے گا۔ اور ہمیں ہلاکت و تباہی سے بچائیگا ویسا ہی حضرت امام جماعت احمدیہ نے اس وقت احباب جماعت احمدیہ سے جن کی حالت بنی اسرائیل کی حالت سے بالکل مشابہ تھی فرمایا

"کیا آپ نے گزشتہ چالیس سال میں کبھی دیکھا ہے کہ خدا تعالٰے نے مجھے چھوڑ دیا؟ تو کیا اب وہ مجھے چھوڑ دیگا ساری دنیا مجھے چھوڑ دے مگر وہ انشاء اللہ مجھے کبھی نہیں چھوڑے گا۔ سمجھ لو کہ وہ میری مدد کے لئے دوڑا آرہا ہے۔ وہ میرے پاس ہے وہ مجھ میں ہے خطرات ہیں اور بہت ہیں مگر اس کی مدد سے سب دور ہو جائیں گے۔ تم اپنے نفسوں کو سنبھالو اور نیکی اختیار کرو سلسلہ کے کام خدا خود سنبھالے گا۔" (فاروق ۱۴ر مارچ ۱۹۵۳ء)

اور تمام دنیا نے دیکھ لیا کہ اللہ تعالٰے نے اس مصیبت کے وقت مارشل لاء کے ذریعہ کس طرح جماعت کو ہلاکت سے بچا لیا اور اسکی تباہی چاہنے والوں کو کیسا خائب و خاسر اور ناکام و نامراد کر دیا اور اللہ تعالٰے نے قبل از وقت اسی تائید غیبی کا اپنے ان الہامات میں اشارہ فرمایا تھا:۔

"جارنی آئل واختار
وادار اصبعہ واشار
یعصمک اللہ من العدا
ویسطوا بکل من سطا
آئل جبرئیل ہے۔ فرشتہ
بشارت دینے والا"

اس الہام میں آئل فرمایا جس کے معنے ہیں اصلاح کرنے والا جو مظلوم کو ظالم سے بچاتا ہے۔ یہاں جبرئیل نہیں فرمایا آئل فرمایا اس لفظ کے استعمال کی حکمت یہی ہے کہ مظلوم کو ظالم سے بچانے پر دلالت کرے الہام کا بقیہ ترجمہ یہ ہے کہ پھر اُس نے مجھے اختیار کیا یعنی چُن لیا اور اشارہ کیا کہ خدا تجھے دشمنوں سے بچائے گا اور ہر اس شخص پر ٹوٹ پڑے گا جو تجھ پر حملہ کرے گا۔

حضرت اقدس فرماتے ہیں۔ یہ الہام پہلے الہام انہ کریم تمشی امامک وعادیٰ لک من عادیٰ سے ملتا ہے۔ معلوم ہوتا کہ اس الہام کا تعلق بھی مذکورہ بالا الہامات سے ہے جن میں ہجرت کی طرف اشارہ پایا جاتا ہے۔ پس یہ کتنی عظیم الشان پیشگوئی ہے جو اپنے وقت پر نہایت صفائی سے پوری ہوئی۔

چونکہ ہجرت کے زمانے کو حضرت موسیٰؑ کی ہجرت کے زمانہ سے تشبیہ دی گئی ہے اس لئے اس میں اس طرف بھی اشارہ پایا جاتا ہے کہ جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام باوجود شدید خواہش کے ارض مقدسہ میں جس کا آپ کو وعدہ دیا گیا تھا داخل نہیں ہو سکے تھے۔ اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رض باوجود شدید خواہش کے کہ قادیان کی واپسی سے متعلق وعدہ آپ کے زمانے میں پورا ہو جائے آپ قادیان کو واپس نہ جا سکے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ۲۳ ردسمبر ۱۹۰۲ء والی رؤیا میں بھی اسی طرف اشارہ پایا جاتا ہے جس میں آپ نے دیکھا تھا کہ آپ کسی اور جگہ ہیں اور قادیان جانا چاہتے ہیں لیکن راستہ بند ہے اور ایک بڑا بحر زخار چل رہا ہے جیسے سانپ چلا کرتا ہے۔ ہم واپس چلے آئے کہ ابھی راستہ نہیں اور راہ بڑا خوفناک ہے اس میں اشارہ ہے کہ حضرت خلیفہ ثانی رض جن کے عہد میں ہجرت ہوگی وہ واپس قادیان نہیں جا سکیں گے۔ اور جیسے حضرت موسیٰ موعود وہ ارض مقدسہ میں داخل ہونے سے پہلے وفات پا گئے تھے اسی طرح وہ بھی قادیان واپس جانے سے پہلے ہی وفات پا جائیں گے۔

اس وقت ایک مشابہت یہ بھی پیدا ہو گئی ہے کہ کتاب استثناء میں لکھا ہے کہ "بنی اسرائیل موسیٰ کے لئے موآب کے میدانوں میں تیس دن تک روتے رہے"۔ استثناء ۳۴/۸

اسی طرح جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رض وفات پا گئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے دوسرے یا تیسرے روز فرمایا کہ میں چالیس دن تک آپ کے مزار پر پہنچ کر دعا کروں گا چنانچہ میں نے بھی یہی عہد کر لیا اور میرے ساتھ اور دوست مثلاً چوہدری فضل احمد صاحب ناظر تعلیم اور صوفی غلام محمد صاحب ناظر بیت المال خرچ اور چوہدری عبدالواحد صاحب نائب ناظر بیت المال بھی دعا کے لئے جاتے رہے ان میں سے بعض بوجہ عذر سفر چند دن نہیں جا سکے جو وہ پورے کر لیں گے اسی طرح اور بھی دوست ہیں جو بکثرت آپکے مزار پر جا کر دعاؤں میں رویا کئے۔ اس سے یہ مسئلہ بھی حل ہو گیا کہ درحقیقت بنی اسرائیل کا رونا بھی دعاؤں میں خدا تعالٰے کے حضور رونا تھا جسے ایک لمبا زمانہ گزرنے کے بعد کسی کاتب نے اُسے محض رونے کی صورت میں لکھ دیا۔

اسکے بعد اللہ تعالٰے نے ۲۴ ردسمبر کے الہام میں بشارت دی ہے کہ وہ اسکے بعد ایسے نشانات دکھائیگا جن سے آپکی صداقت ظاہر ہوگی۔

یہ تو جماعت کی حفاظت کے لئے اللہ تعالٰی کا وعدہ تھا جو اسنے اپنے وقت پر پورا فرمایا۔

قیام پاکستان

اسی طرح پاکستان سے متعلق حضرت امام جماعت احمدیہ رضی اللہ عنہ نے قبل از تقسیم فرمایا تھا کہ اگر متحد ہندوستان نہ بنا تو "ہم مسلمانوں کا ساتھ دینگے اگر وہ ہلاکت کے گڑھے میں گرینگے تو ہم بھی انکے ساتھ ہونگے اور ہماری وجہ سے انشاء اللہ وہ بھی بچ جائیگا"۔

اور آپ رضی اللہ عنہ نے ہجرت کے بعد ۲۸ ردسمبر ۱۹۴۷ء کو لاہور میں جماعت احمدیہ کے سالانہ جلسہ کی تقریر میں فرمایا:۔

"مجھے اللہ تعالیٰ اپنی خاص مشیئت کے ماتحت پاکستان لایا ہے تاکہ مسلمانوں کی ایک مضبوط اور طاقتور حکومت بن جائے اور ایک موقعہ پھر اسلامستان قائم ہو جائے جہاں خدا تعالیٰ کی اطاعت اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی بادشاہت ہو۔ اور ہم انشاء اللہ تعالیٰ اسکو استوار کر کے چھوڑیں گے بے شک لوگ اُسے مجذوب کی بڑ سمجھیں لیکن یہ حقیقت ہے کہ میں پاکستان کو ذلت کے مقام سے اٹھا کر بلندی کے مقام پر پہنچانا چاہتا ہوں۔ میں نہیں کہتا کہ میں اس کام کو مکمل کروں گا لیکن میں اس عمارت کو بنتے ہوئے دیکھنا چاہتا ہوں۔ آپ لوگ اس عمارت کی تیاری کے لئے کمر ہمت باندھیں اور ان اہم ذمہ داریوں کو جو آزادی کی وجہ سے پیدا ہو گئی ہیں نہایت خوش اسلوبی سے سرانجام دیں"۔

(الفضل ۳۰ ردسمبر ۱۹۴۷ء)

اور اللہ تعالٰے نے آپ کی آرزو کے مطابق آپ کی زندگی ہی میں پاکستان کی سربلندی ظاہر فرما دی اور تمام ملکوں کی نظر میں اسنے ایک اعلیٰ مقام حاصل کر لیا اور ایک مضبوط اور طاقتور حکومت شمار ہونے لگا۔ امریکہ کے اکابر نے پاکستانیوں کو ایک عظیم قوم اور صدر مملکت پاکستان فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں کو "A world great leader" کا خطاب دیا اور پاکستانی فوج کو دنیا کی بہترین فوج قرار دیا اور اسکی شجاعت پر تمام اقوام نے خراج تحسین پیش کیا۔

مسلمانانِ پاکستان کی تباہی کیلئے دو منصوبے

جب تقسیم برصغیر کا فارمولا تیار ہوا۔ ہندو اسی وقت مسلمانوں کی تباہی کے منصوبے سوچنے لگے تھے اور انہوں نے اسلحہ فراہم کرنا شروع کر دیا تھا۔ اور ریڈ کلف کے ضلع گورداسپور کو ہندوستان میں شامل کر دینے سے انہیں اپنے مشئوم ارادوں کی تنفیذ کا موقعہ مل گیا۔ اور ان کے اکسانے پر سکھ بھی فساد پر آمادہ ہو گئے اور انہوں نے فوجی محافظ سپاہیوں کی امداد سے مسلمانوں کے اموال اور جائیدادیں لوٹ لیں اور مسلمان عورتوں اور بچوں کو قتل کر ڈالا یہ ایک منصوبہ تھا جو ہندوؤں نے پاکستان کو کمزور کرنے کے لئے سوچا تھا۔ اور چونکہ امام جماعت احمدیہ اور ان کے متبعین نے اپنی طرف سے اس فیصلہ کو رد کرنے کے لئے پوری پوری کوشش کی تھی اور کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھا تھا" اور نہایت زاری اور بے قراری سے دعائیں کی تھیں اور اسلئے کہ حضرت قائداعظم مرحوم نے اپنے پہلے عہد کی بناء پر اس خلاف عقل و دیانت فیصلہ کو قبول کر لیا تھا کہ مسلمانوں پر یہ الزام نہ آئے کہ انہوں نے اپنے عہد کی پابندی نہیں کی۔ اس لئے اللہ تعالےٰ نے ان فسادات کا نتیجہ مسلمانوں کے حق میں کر دیا۔ چنانچہ حضرت امام جماعت احمدیہ نے ۶ر اپریل ۱۹۵۰ء کو پشاور کے ایک پبلک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا:-

"مشرقی پنجاب میں سے مسلمانوں کو ختم کر دینے کے لئے ان پر حملہ ایک سوچی سمجھی سکیم کے ماتحت تھا۔ تاکہ ایک خالص سکھ ریاست قائم کر دی جائے اس غرض کے لئے مشرقی پنجاب کے غیرمسلموں نے جنگ کا ایک خاکہ تیار کیا۔ جس کے ماتحت قادیان کے ستر نواحی دیہات پر حملہ کر کے چند دنوں کے اندر اندر وہاں سے تمام مسلمانوں کا صفایا کر دیا۔ جب پنڈت جواہرلال نہرو سے مدد کے لئے کہا گیا تو انہوں نے حالات میں دخل دینے سے صاف انکار کر دیا۔ جس پر مجبوراً مسلمانوں کو پاکستان میں پناہ لینی پڑی اس سازش کا دوسرا حصہ یہ تھا کہ پاکستان میں رہنے والے تمام غیر مسلموں کو ہندوستان بلا لیا جائے تاکہ تجارت میں خلا پیدا ہو کر اقتصادی توازن درہم برہم ہو جائے مگر پاکستان کے دشمن اپنے منصوبوں میں نامراد رہے۔"

ظاہر ہے کہ اگر ہندو اور سکھ خاموشی سے وہ وقت گذار دیتے اور دونوں حکومتیں اپنا اپنا کام شروع کر دیتیں۔ اور غیر مسلموں کی مالدار، مضبوط اور طاقتور اقلیت مغربی پنجاب کے شہروں اور دیہاتوں میں رہ جاتی اور کچھ مدت کے بعد کشمیر کا جھگڑا شروع ہو جاتا جیسا کہ ہوا تھا اور پاکستان کو ہندوستان سے جنگ کرنے کے لئے مجبور کر دیا جاتا تو اس وقت بظاہر یقیناً ہندوستان کو فتح ہوتی کیونکہ مسلمان گو تعداد میں چار پانچ فیصدی اکثریت میں تھے لیکن علمی اور مالی اور اقتصادی اور جنگی اسلحہ کے لحاظ سے ہندوؤں اور سکھوں کا مقابلہ نہیں کر سکتے تھے۔ اکثر ہندوؤں اور سکھوں نے اپنے گھروں میں اسلحہ جمع کر رکھا تھا لیکن مسلمانوں کے گھر خالی تھے۔ اور جنگی سامان وغیرہ جو پاکستان اور ہندوستان میں تقسیم ہونا تھا وہ تقریباً سارے کا سارا ہندوستان میں تھا اور اسلحہ ساز فیکٹریاں بھی ہندوستان ہی میں تھیں پاکستان میں کوئی فیکٹری نہ تھی۔ ایسے حالات میں اگر جنگ چھڑ جاتی تو مسلمان یقیناً ہندوستانی فوجوں اور اندرون پاکستان کے ہندوؤں اور سکھوں کا مقابلہ نہ کر سکتے پس ہندوؤں اور سکھوں کی زبردست اور طاقتور اقلیت کو خدا تعالےٰ نے مغربی پاکستان سے نکال کر مسلمانوں کی مملکت کو مضبوط بنا دیا۔ پس پاکستان کا ملنا اور پھر اسے لاکھوں ہندوؤں سے پاک کر دینا محض خدائی تدبیر تھی تا یہ نوزائیدہ مملکت اپنے پاؤں پر کھڑی ہو جائے۔ پس غیر مسلموں نے پاکستان کی تباہی اور اس کے مٹانے کے لئے جو شر پیدا کی اللہ تعالےٰ نے اسے پاکستان کے لئے خیر و برکت کا موجب بنا دیا اور جیسا کہ الہام رب ادخلنی مدخل صدق میں جماعت اور اس کے امام کی ہجرت کی جگہ پاک زمین قرار دی گئی تھی اسے جماعت اور مسلمانوں کے لئے ظاہرہ و باطن میں عمدہ اور خوبی کی جگہ بنا دیا۔

بھارت کا دوسرا حملہ

پھر اس سال بھارت نے رَن کچھ میں شکست کھانے کے بعد پاکستان کو صفحہ ہستی سے مٹانے کے لئے بعض عیسائی طاقتوں کے مشورہ سے ایک ناپاک منصوبہ تیار کیا اور وہ منصوبہ اور مکر ایسا تھا کہ اگر اللہ تعالےٰ کی تائید پاکستان کے ساتھ نہ ہوتی تو دشمن کا اپنے ناپاک ارادوں میں کامیاب ہو جانا یقینی تھا۔ اور ان کے اس مکر اور ان کی ناکامی کی خبر اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود کو ان الفاظ میں دی تھی۔

"الم تر کیف فعل ربک
باصحاب الفیل پھر
ملخ دیکھے مشرق سے مغرب
کو جاتے ہوئے اور اسکی
بڑی گونج ہے۔"
(تذکرہ ص ۶۵)

اور ۱۹ر اگست ۱۹۰۳ء کو یہی الہام الم یجعل کیدھم فی تضلیل تک ہوا (تذکرہ ص ۴۹۱)
یعنی کیا تو نے نہیں دیکھا کہ تیرے رب نے اصحاب فیل کے ساتھ کیا کیا۔ کیا اس نے ان کے مکر کو خاک میں نہیں ملا دیا۔ اور اس کا وبال انہی پر نہیں پڑا
پھر یہی الہام ۳۰ر ستمبر ۱۹۰۷ء کو وارسل علیہم طیرا ابابیل تک ہوا (تذکرہ ص ۳۱)

ان الہامات میں بھارت کے اس سال پاکستان پر جارحانہ حملے اور ان کی ناکامی کی خبر دی گئی اور بتایا گیا تھا کہ جس طرح ایک عیسائی حاکم ابرہہ نے بیت اللہ کی تباہی کا منصوبہ کیا تھا جو آئندہ اسلام کا مرکز بننے والا تھا اور اللہ تعالےٰ نے اس کے منصوبہ کو ناکام بنا دیا تھا اور اس کا وہ حملہ عرب کے متفرق اور ایک دوسرے کے دشمن قبائل کے درمیان اتحاد کا باعث ہو گیا تھا۔ اسی طرح ان الہامات میں یہ خبر دی گئی تھی۔ کہ پاکستان جو ایک طاقتور اسلامی مملکت ہے اور ساری دنیا میں یہی ایک ملک ہے جہاں سے آخری دین اسلام کی تمام دنیا میں اشاعت ہوتی ہے۔ اسلام کے دشمن اصحاب الفیل کی طرح اس کی تباہی کے لئے بھی منصوبہ بنائیں گے لیکن اللہ تعالےٰ ان کے تمام مکروں اور منصوبوں کو خاک میں ملا دے گا۔ اور اس میں حملہ کی کیفیت کا بھی ذکر کیا گیا ہے کہ وہ حملہ مشرق سے مغرب کی طرف ہو گا۔

ملخ ٹڈی دل کو کہتے ہیں۔ اور تعطیر الانام میں لکھا ہے کہ الجراد عسکر کہ خواب میں ٹڈی دل سے لشکر اور بعض وقت ذلیل اور کمینہ دشمن کا لشکر مراد ہوتا ہے اور کشف میں آپ کو دکھایا گیا تھا کہ مشرق سے مغرب کی طرف حملہ کرے گا۔ اور اسکی بڑی گونج بھی ہو گی۔

چنانچہ ۶ر ستمبر ۱۹۶۵ء کی صبح کو بھارت کی فوجوں نے ایک سوچی سمجھی سکیم کے مطابق بغیر اعلان جنگ کئے اچانک پاکستان پر حملہ کر دیا۔ لاہور پر یہ حملہ صبح کے تین بجے بچوگل واہگہ اور بڈیارہ کی جانب سے کیا گیا۔ جو لاہور سے مشرق میں ہیں۔ ہندوستان کے مشہور انگریزی ہفتہ وار اخبار بلٹز نے ۱۱ر ستمبر کے پرچہ میں اس کا ذکر کرتے ہوئے لکھا

"سورج نکلا اور ہندوستانی
ہوائی فوج کے گونجتے ہوئے
طیارے مغرب کی طرف پرواز
کرنے لگے۔"

اور لکھا کہ پو پھٹنے کے پانچ گھنٹے بعد ہم لاہور کے مضافات میں پہنچ گئے ..... اور تین بجے بعد دوپہر ہماری توپیں امریکنوں کے تعمیر کردہ لاہور کے ہوائی اڈے پر گونج رہی تھیں۔"
(نوائے وقت انقلاب نمبر)

پس الہام کے مطابق حملہ مشرق سے مغرب کی طرف ہوا اور جیسا کہ کشف میں دیکھا تھا اس کے ساتھ طیاروں کی شور اور توپوں کی گرج سے ساری فضا گونج رہی اور حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے کشف کی صداقت ثابت کر رہی تھی۔

اور آپ کو بھارتی لشکر اس کی کثرت اور اس کی کمزوری اور بزدلی کی وجہ سے ملخ یعنی ٹڈی دل کی صورت میں دکھایا گیا تھا اور اسکے لئے اخبارات نے بھی ٹڈی دل ہی کے الفاظ بھی استعمال کئے ہیں۔ مثلاً دی ایوننگ سٹینڈرڈ کے ۷ر ستمبر کے پرچہ میں شائع ہوا۔

"بھارتی فوجیں پاکستانی سرحدوں
پر ٹڈی دل کی طرح چڑھ دوڑیں"
(نوائے وقت، ۱۱ر اکتوبر ۱۹۶۵ء)

اور فرانس کے ممتاز روزنامہ "لے فگارو" نے لکھا۔

"بھارت کی جنگل ڈریس میں
ملبوس پیدل فوج ٹڈی دل
کی طرح پھیلی ہوئی تھی۔"
(نوائے وقت۔ ۳۰ر اکتوبر ۱۹۶۵ء)

"جے۔ این چودھری حیدرآبادی اور
گوا کا شہرت یافتہ جرنیل
اپنے ٹڈی دل لشکر سمیت
لاہور کی طرف روانہ

ہؤا!!

امروز ۱۳ اکتوبر ۱۹۶۵ء

"بھارت کی ٹڈی دل فوج کا صفایا کر دیا۔"

(شہاب ثاقب ۱۶ اکتوبر ۱۹۶۵ء)

اصحاب الفیل

ہندوؤں کو اصحاب الفیل اسلئے کہا گیا کہ ایک تو وہ گنیش دیوتا کو پوجتے ہیں۔ جس کا سر ان کے عقیدے میں ہاتھی کا تھا اور وہ ہندوؤں میں علم کا دیوتا سمجھا جاتا ہے۔ اور اس لئے بھی کہ ہر مملکت کا ایک نشان ہوتا ہے۔ مثلاً برطانیہ کا نشان شیر ہے۔ اسی طرح ہندوستان کا نشان دوسرے ملکوں کے نشانوں میں "ہاتھی" دکھایا جاتا تھا مزید برآں بھارت کے حملہ آور لشکروں کے اصحاب الفیل سے مشابہ ہونے کی یہ دلیل بھی ہے کہ چونڈہ کے محاذ پر جنرل چوہدری کی رجمنٹ کے ساتھ جو ٹینک تھے۔ ان پر ہاتھی کی تصویر تھی۔ چنانچہ امروز نے اپنی اشاعت ۱۳ اکتوبر ۱۹۶۵ء میں اس کے ایک ٹینک کی تصویر شائع کی جس میں ہاتھی کی تصویر نمایاں طور پر نظر آرہی ہے اور اس کے نیچے لکھا ہے:۔

"ہندوستان کی مشہور بکتر بند ڈویژن بلیک ایلیفنٹ کا ایک ٹینک جو چونڈہ کی جنگ میں تباہ ہو گیا۔ ٹینک کے سامنے ہاتھی کی تصویر بنی ہوئی ہے"

گویا اس ڈویژن کا نام ہی "سیاہ ہاتھی" ہے۔

اسی طرح نمائندہ مشرق مسٹر ریاض بٹالوی نے چونڈہ سیالکوٹ کا دورہ کر کے اپنے مضمون میں لکھا ہے:۔

"میں نے دیکھا کہ فرسٹ انڈین آرمرڈ ڈویژن کے ٹینک جن پر ہاتھی کے نشان تھے تباہ شدہ حالت میں بکھرے پڑے بھارتی جنگی ناخداؤں کا منہ چڑا رہے تھے"

(مشرق ۸ اکتوبر ۱۹۶۵ء)

اور محمد دین چوہدری نمائندہ خصوصی مشرق نے اسی محاذ کو دیکھنے کے بعد زیر عنوان "جنرل چوہدری رجمنٹ کا صفایا کر دیا گیا۔ بھارتی فوج آٹھ دن تک اپنی لاشیں اٹھاتی رہی۔ اسکے باوجود دشمن بہت سی لاشیں چھوڑ کر بھاگ گیا"

"بریگیڈیر عبدالعلی ملک جنہیں چونڈہ محاذ پر ٹینکوں کی تاریخی جنگ میں کارہائے نمایاں انجام دینے کے صلے میں صدر پاکستان محمد ایوب خان نے ہلال جرأت کا اعزاز دیا ہے۔ وہ محاذ جنگ پر اخبار نویسوں سے بات چیت کر رہے تھے انہوں نے کہا۔

"بھارت کے سیاہ ہاتھی کے ٹکڑے چونڈہ کے میدان میں بکھرے پڑے ہیں۔ ٹینکوں کی یہ فوج سیالکوٹ پر قبضہ جمانے کے لئے جھانسی سے یہاں لائی گئی تھی۔ لیکن ہماری بہادر فوج نے اس کے پرخچے اڑا دیئے۔"

(مشرق ۵۔ اکتوبر ۶۵ء)

اسی طرح مسٹر انتظار حسین نے محاذ کا ملاحظہ کرنے کے بعد لکھا

"چونڈہ غازیان اسلام کی تاریخ میں پانی پت سے بڑا میدان ہے۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔ اور بریگیڈیر عبدالعلی کو بھارت کے لحیم شحیم ٹینک دیکھکر پورس کے ہاتھی یاد آئے بریگیڈیر ہم سے کہتے تھے کہ ان ٹینکوں نے بھارتی فوج کے ساتھ وہی کیا۔ جو پورس کے ہاتھیوں نے اپنی فوج سے کیا تھا۔"

(مشرق ۵ اکتوبر ۱۹۶۵ء)

بریگیڈیر صاحب نے ۸ ستمبر کی رات کے حملے کو پسپا کرنے اور دشمن کا نقصان بیان کرنے ۱۹ ستمبر کے حملے کا ذکر کرتے ہوئے کہا:

"اس لڑائی میں ہمارے بمبار طیاروں نے دشمن پر تابڑ توڑ حملے کر کے اس کے متعدد ٹینک فوجی گاڑیاں اور گولہ بارود کے ذخائر تباہ کر دئے۔ اس معرکہ میں دشمن کی ۱۶ کیولری رجمنٹ کا بالکل صفایا کر دیا گیا یہ جنرل چوہدری کی رجمنٹ ہے"

(مشرق ۵ اکتوبر ۱۹۶۵ء)

اور پھر الہام ہے کہ الم یجعل کیدھم فی تضلیل کہ ہم نے اُن کے منصوبہ کو خاک میں ملا دیا۔ اور ان کا مکر انہی پر لوٹ دیا۔ چنانچہ اسکے متعلق سرکاری ترجمان کا یہ بیان ہے:۔

"بھارتی حکمرانوں نے مغربی پاکستان پر ۲۴ گھنٹے کے اندر قبضہ کرنے کے بعد مشرقی پاکستان پر حملہ کرنے کا منصوبہ بنایا تھا اس مقصد کیلئے بھارتی فوج کے پہاڑی ڈویژن مشرقی پاکستان کی سرحد پر متعین کر دئے گئے تھے۔ تاکہ مغربی پاکستان پر بھارتی فوجوں کا قبضہ ہوتے ہی ہمارے مشرقی صوبہ پر ہلہ بول دیا جائے۔۔۔۔۔۔۔۔

یہ تفصیلات ان کاغذات اور دستاویزات سے ملی ہیں جو بھارت کی فوج بھاگتے ہوئے مغربی پاکستان کی سرحد پر اپنے پیچھے چھوڑ گئی تھی سرکاری ترجمان نے یہ بھی بتایا:

کہ بھارتی حکومت نے حملہ سے پہلے مغربی پاکستان کی سرحد کے ساتھ کا پانچ میل علاقہ بھی خالی کرایا تھا۔ اور سرکاری ترجمان نے یہ بھی بتایا کہ مشرقی پاکستان پر حملے کا یہ ناپاک منصوبہ بھارتی جنگ بازوں کے ان معاندانہ عزائم کو عملی جامہ پہنانے کے لئے تیار کیا گیا تھا۔ جن کا اظہار وہ دہلی اور کلکتہ کے اخبارات میں کرتے رہے ہیں۔ مثال کے طور پر پرجا سوشلسٹ پارٹی کے رہنما ڈاکٹر رام منوہر لوہیا نے ۲۹ اپریل ۱۹۶۵ء کو کہا تھا۔

"مجھے سمجھ نہیں آتی کہ بھارتی حکومت مشرقی پاکستان پر حملہ کیوں نہیں کرتی۔ جو پاکستان کا کمزور ترین حصہ ہے۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ بھارتی جنگ باز عرصہ سے مشرقی پاکستان پر حملہ کی تیاریاں کر رہے تھے

ترجمان نے کہا کہ عین وقت پر معاملہ بگڑ گیا اور بھارتی جنگ بازوں کا یہ منصوبہ خاک میں مل گیا۔ بھارت کی بزدل فوج ۶ ستمبر کو سورج غروب ہونے سے قبل لاہور پر قبضہ نہ کر سکی اور اس طرح ۲۴ گھنٹے کے اندر اندر مغربی پاکستان پر قبضہ کرنے کا خواب خواب پریشان ہو گیا۔ اس کے برعکس پاکستان کی بہادر افواج نے محاذ پر دشمن کو بھاری نقصان پہنچا کر پیچھے دھکیل دیا اس کی فضائیہ کا بیڑا غرق کر دیا گیا اور اسکے بکتر بند دستے مفلوج ہو کر رہ گئے۔ بھارتی جنگ باز مشرقی پاکستان پر حملہ کرنے کی بجائے وسط ستمبر میں ہال سے اپنا ۲۳ واں پہاڑی ڈویژن ہٹا کر اسے مغربی پاکستان کی سرحد پر اپنی مفلوج فوج کی امداد کے لئے لانے پر مجبور ہو گئے۔

ترجمان نے بتایا کہ بھارتی جنگ بازوں کے اس ناپاک منصوبے کو خاک میں ملانے میں جو کسر باقی رہ گئی تھی وہ بہادر و جانباز پاکستانی مجاہدوں نے مشرقی پاکستان کے اپنے فضائی اڈوں سے پرواز کر کے مغربی بنگال اور دوسرے علاقوں میں بھارتی فضائی اڈوں کو نشانہ بنا کر اور انہیں تباہ و برباد کر کے پوری کر دی۔ سرکاری ترجمان نے کہا کہ مشرقی پاکستان کے عوام نے بھارتی جنگ بازوں کے تابوت میں آخری کیل ٹھونک دی۔ وہ بھارت کے جارحانہ عزائم کا مقابلہ کرنے کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے۔ انہوں نے بے مثل جرأت بہادری اور قومی اتحاد کا مظاہرہ کیا۔"

(مشرق ۱۲ اکتوبر ۱۹۶۵ء)

پھر الہام الم ترکیف فعل ربک میں بتایا گیا کہ ان اصحاب الفیل یعنی ہاتھی والوں کی ان کے مکر اور منصوبہ میں ناکامی در حقیقت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوگی ورنہ ان کا منصوبہ اور مکر تو ایسا قوی ہوگا کہ وہ اپنی فتح کو یقینی خیال کرتے ہوں گے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چنانچہ اس دن بھارتی وزیر اعظم مسٹر لال بہادر شاستری نے عوام اور لوک سبھا کے ممبران کو چوبیس گھنٹے کے اندر ایک زبردست خوش خبری سننے کے لئے تیار کیا تھا۔ بھارتی وزیروں اور لوک سبھا کے ممبروں نے چوبیس گھنٹے شدید بے صبری میں گزارے"

(مشرق ۱۵ ستمبر ۶۵ء صفحہ ۲ کالم ۲)

"اور اس دن بھارتی اخبارات نے خاص ضمیمے شائع کئے تھے جن میں ریڈیو پاکستان کے لاہور سٹیشن اور مغل پورہ ریلوے ورکشاپ پر بھارت کے قبضے کی خبریں شائع ہوئیں۔" (مشرق ۲۲ ستمبر ۱۹۶۵ء)

اور بیرونی ملکوں کے اخباری نمائندوں اور ایجنسیوں کے ذریعہ سے اس فتح کی خبریں غیر ممالک میں شائع کی گئیں۔ مثلاً ایوننگ نیوز (لندن) ۶ ستمبر ۱۹۶۵ء نے یہ خبر شائع کی کہ:-

"آج شب کی خبریں بے حد سنگین ہیں۔ بھارتی وزیراعظم شاستری کے بارے میں یہ اطلاع دی گئی ہے کہ انہوں نے کہا "یہ ہمہ جہتی مکمل جنگ ہے" ٹینکوں اور جیٹ طیاروں سے لڑائی شروع ہو گئی ہے۔ لاہور پر قبضہ کر لیا گیا ہے اور شہر پر بمباری اور گولہ باری کی گئی ہے"۔

(نوائے وقت ۱۱ اکتوبر ۶۵ء)

کامیابی محض خدا کے فضل سے ہوئی

مگر اللہ تعالیٰ کے فرشتے نازل ہوئے اور انہوں نے پاکستانی مجاہدوں کے دلوں میں سکینت نازل کی اور دشمن فوجوں کے دلوں میں ان کا ایسا رعب ڈال دیا کہ وہ نہایت ذلت آمیز شکست کھا کر اور ہتھیاروں میں اپنا اسلحہ چھوڑتے ہوئے پسپا ہو گئے۔ خود بہادر و جانباز پاکستانی فوجیوں نے بھی یہ محسوس کیا کہ جو کچھ ہوا وہ خدا کے فضل سے ہوا۔

اور اس سے وہ ڈبل زلزلہ بھی پورا ہوا جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ۲۸-۲۹ اپریل ۱۹۰۵ء کی درمیانی رات کو جب کہ دو بجنے میں سات منٹ باقی تھے دیکھا تھا کہ یکایک زمین ہلنی شروع ہوئی پھر ایک زور کا دھکا لگا۔ میں نے اپنی بیوی اور گھر والوں کو کہا کہ اٹھو زلزلہ آیا ہے اور یہ بھی کہا کہ مبارک ہو لو۔ اسی حالت رؤیا میں یہ بھی خیال آیا کہ شاستری کی پیشگوئی غلط نکلی" (تذکرہ ۵۳۶) زلزلہ سے مراد آفت شدید ہے جیسا کہ قرآن مجید میں جنگ خندق کا ذکر کرتے ہوئے زُلْزِلُوا زِلْزَالًا شَدِیْدًا کا محاورہ استعمال کیا گیا ہے۔ مگر اس جنگ میں تو ظاہری طور پر بھی بمباری اور توپوں کی گرج سے زلزلہ کا سا جھٹکا محسوس ہوتا اور مکانات لرزتے اور زمین ہلتی تھی۔ پھر حملہ کا آغاز بھی تقریباً اسی وقت ہوا جو خواب دیکھنے کا تھا اور حملہ بھی بغیر اعلان کے کیا گیا۔

اور شاستری کی پیشگوئی بھی غلط ہوئی دوسرے دن پارلیمان میں فتح عظیم کی خوشخبری سنانے کی بجائے شاستری صاحب کو رو دلی صورت بنا کر شکست فاش کی خبر سنانی پڑی۔ چنانچہ مسٹر انتظار حسین نمائندہ مشرق نے محاذ چونڈہ کے معائنہ کے بعد لکھا:-

"ایک عجیب بات ہے کہ میجر جنرل سے لے کر جوان تک جس سے جنگ کی گفتگو کیجئے وہ اپنا بیان حمد سے شروع کرتا ہے جب بھی ہم نے یہ سوال کیا کہ آپ کی کامیابی کے اسباب کیا ہیں تو پہلی بات جواب میں یہ کہی گئی کہ صاحب خدا نے مدد کی ہے۔ اور یہ بات لوگ رسماً نہیں کہتے۔ بڑے خلوص کے ساتھ اور پوری شدت احساس سے وہ اپنی قلت تعداد و سامان جنگ کے اختصار کا ذکر کرتے ہیں یہ ذکر کرتے کرتے وہ اپنی کامیابی پر حیران ہوتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ کسی تائید ایزدی تھی"

(مشرق ۶ اکتوبر ۱۹۶۵ء)

میجر شفقت بلوچ جنہیں ستارہ جرأت کا نشان ملا لکھتے ہیں:-

"ہمیں جو کامیابیاں ہوئیں وہ محض اللہ تعالیٰ کے رحم و کرم سے ہیں ہم نے لڑتے ہوئے جو کچھ کیا اور دشمن کو جس طرح ذلت آمیز شکست دی یقین جانئے کہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہوا

ہم نے دشمن کے مقابلے میں لڑتے ہوئے جو کچھ دیکھا وہ معجزہ ہے۔ یہ معجزے ساری پاکستانی فوج کے ساتھ ہوئے ہیں ہم دشمن کے مقابلہ میں آئے تو ہمیں محسوس ہوتا تھا کہ ہمارے سروں پر اللہ تعالیٰ کا ہاتھ ہے ہم ایک گولی چلاتے تھے تو اس سے دشمن ہلاک ہوتے تھے تو اس سے ہمارے حوصلے بلند ہو گئے ہمارے عزائم میں نئی روح آ گئی ہے۔ اور دشمن کو ملیا میٹ کرنا ہمارے لئے قطعی طور پر مشکل نہ تھا"

(مشرق ۱۸ اکتوبر ۶۵ء صفحہ ۳ زیر عنوان بھارت سے جنگ میں ہمارے ایمان تازہ ہو گئے)

اور اس امر کو خود ہندو سپاہیوں نے بھی محسوس کیا ہے چنانچہ کمار چند اکیس جاٹ رجمنٹ کے سپاہی کے مارے جانے کے بعد تلاشی کے وقت اس کا اپنے بھائی کے نام لکھا ہوا ایک خط ملا جو اس نے ابھی تک پوسٹ نہیں کیا تھا اس نے لکھا ہے:-

"پیارے بھائی جی رام رام! میں لڑائی میں ہوں۔ بڑا گھبرایا ہوا ہوں۔ پرماتما سے پرارتھنا کرو کہ وہ ہمیں فتح دے۔ مسلمانوں کا خدا تو ان کی بڑی مدد کرتا ہے۔ ہمارا رام ہماری سدھ کیوں نہیں لیتا۔ بھائی جی رام سے کہو یہ دھرم کی لڑائی ہے اس میں وہ ہمیں ملیچھوں پر فتح دے"

(امروز یکم اکتوبر ۱۹۶۵ء)

اسی طرح احسن کلیم صاحب نے لکھا ہے کہ:-

"اپنی اس عدیم المثال کامرانی اور ظفرمندی کو ہم ہرگز اپنی قوت بازو اور مادی طاقت کا نتیجہ نہیں سمجھتے۔ یہ صرف اللہ تعالیٰ کی بے پایاں رحمت اور بندہ نوازی کا کرشمہ ہے اس نے ہمیں طاقت اور توانائی عطا فرمائی ہے کہ ہم نے سترہ دن میں اپنے سے کئی گنا زیادہ طاقت اور دشمن کی اٹھارہ سالہ فوجی تیاریوں کا طلسم توڑ کر رکھ دیا۔ ۔ ۔ ۔ ہماری شاندار کامیابیوں نے دشمن پر شدید ہیبت طاری کر دی ہے علاقائی اور لسانی تنازعات کانگرسی رہنماؤں کی باہمی رقابتوں نے اقتصادی عدم استحکام اور ملک میں وسیع پیمانے پر قحط نے بھارت کو سنگین سیاسی اور اقتصادی بحران میں مبتلا کر دیا ہے

بھارتی رہنما خود اس حقیقت کا اعتراف کرتے ہیں کہ آج دنیا میں بھارت کا کوئی دوست نہیں ہے ۔ ۔ ۔ ۔

بھارت نے اپنی فطری بد طینتی کے تحت جو کنواں پاکستان کے لئے کھودا تھا اس میں وہ خود گر چکا ہے اور اس سے نکلنے کی کوئی صورت نظر نہیں آتی۔"

(امروز ۲۷ اکتوبر ۱۹۶۵ء)

پس جس طرح اللہ تعالیٰ نے خانہ کعبہ پر حملہ کرنے والے اصحاب الفیل ابرہہ عیسائی اور اس کے ساتھیوں کو خانہ کعبہ کی تباہی کے لئے اپنے مکر اور منصوبہ میں ناکام بنا دیا تھا۔ اسی طرح ہندو اصحاب الفیل کو ان کے اسلامی مملکت پاکستان کو مٹانے کے لئے مکر و منصوبہ کو جیسا کہ مذکورہ بالا الہام میں خبر دی گئی تھی ناکام و نامراد بنا دیا۔ اور یہ اللہ تعالیٰ کا ایک تازہ نشان ہے۔

اور اس فتح عظیم میں جو اللہ تعالیٰ نے پاکستان کو عطا کی ہے ان دعاؤں کا بھی بہت بڑا دخل ہے۔ جو جماعت احمدیہ نے کی ہیں جن دنوں چونڈہ محاذ پر جنگ جاری تھی ان دنوں میں مسجد مبارک ربوہ میں کئی بار اللہ تعالیٰ کے حضور ساری جماعت سربسجود ہو کر فتح کے لئے نہایت سوز و گداز سے دعاؤں میں مشغول رہی۔ اور یہ دعائیں نہایت دردمندی اور گریہ و زاری سے کی گئیں جو یقیناً عرش الٰہی تک پہنچیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے فرشتوں کے نزول کا موجب ہوئیں اور ان آسمانی فوجوں نے بھارت کی گہری سازش کو ناکام اور اس کے ناپاک عزائم کو پارہ پارہ کر دیا اور یہی نہیں بلکہ احمدی جانباز ہر محاذ پر نہایت جانفشانی سے لڑے اور ان میں سے بعض نے اعزازی نشانات حاصل کئے۔ انہی میں سے ایک بریگیڈیئر عبد العلی ملک ہیں جن کی نسبت نامہ نگار امروز لکھتا ہے کہ خان عبدالقیوم خان

"مرکزی وزیر مواصلات نے ہر محاذ اور خاص طور پر سیالکوٹ کے تاریخی معرکہ میں دشمن کو شکست فاش دینے پر شیر دل اور بہادر جوانوں کو شاندار خراج تحسین پیش

گیا۔ انہوں نے بریگیڈیر عبدالعلی ملک (ہلال جرأت) کو جو ٹینکوں کی تاریخی لڑائی کے موقع پر چونڈہ کے اگلے مورچوں پر ڈٹے ہوئے تھے ایک عظیم ہیرو قرار دیا اور کہا کہ ان کی شجاعت دوراندیشی اور صحیح قیادت کے باعث دشمن کو شکست ہوئی"

(امروز ۱۵ر اکتوبر ۱۹۶۵ء صفحہ ۴ کالم ۷)

پس اللہ تعالےٰ کا الہام ألم تر کیف فعل ربک باصحاب الفیل بڑی شان و شوکت سے پورا ہوا۔ جو مومنوں کے لئے ازدیاد ایمان کا باعث بنا۔

مسلمانانِ کشمیر پر مظالم

اس عبرتناک شکست کے بعد بھی بھارت کی آنکھیں نہ کھلیں۔ اور اس کے ہوش درست نہ ہوئے۔ بلکہ اُس نے اپنی شکست کا بدلہ نہتے اور کمزور کشمیری مسلمانوں سے لینا شروع کر دیا۔ اور ان پر ایسے ایسے مظالم توڑے۔ جنہیں پڑھ کر انسان لرزہ براندام ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ ان مظالم کی مثال انسانی تاریخ کے تاریک سے تاریک دور میں بھی ملنا مشکل ہے۔ غریب کشمیریوں پر وہ ظلم ڈھائے جا رہے ہیں جن سے چنگیز خان اور ہٹلر بھی شرم سے پانی پانی ہو جائیں۔ لیکن ہم بھارتی حکومت کو اسلامی تعلیم

انصر اخاک ظالما او مظلوما

کہ تم اپنے بھائی کی مدد کرو خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم۔ کے مطابق انسانی اخوت کا واسطہ دے کر کہتے ہیں کہ وہ ظلم سے باز آجائے کیونکہ ظلم کا نتیجہ کبھی اچھا نہیں ہوا کرتا۔ اور مظلوموں کی آہیں خالی نہیں جایا کرتیں ؎

بترس از آہ مظلوماں کہ ہنگام دعا کردن
اجابت از درِ حق بہر استقبال می آید

پس ہم بھارت کے فائدہ کے لیے اُسے یہی نصیحت کرتے ہیں کہ اگر وہ تباہی سے بچنا چاہتا ہے۔ تو اُسے ظلم سے باز آجانا چاہیئے اور مظلوم کشمیریوں پر ظلم کرنے کی بجائے انہیں ان کا پیدائشی حق آزادی اور حق خود ارادی فوراً دے دینا چاہیئے۔ ورنہ ایک دن ایسا آئے گا کہ اُسے مجبوراً دینا پڑے گا کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام ہے۔

سہا گو سفندان عالی جناب!

ان کشمیریوں سے متعلق جو بنی اسرائیل میں سے ہیں یہی کہتے ہوئے جھکنا پڑیگا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالےٰ نے ۲۵ر شعبان ۱۳۲۳ھ کو رؤیا میں دکھایا کہ راجہ گلاب سنگھ راجہ کشمیر آپ کے سپرد ہو رہا ہے۔ راجہ گلاب سنگھ راجہ کشمیر کے سپرد ہونے میں بھی اسی طرف اشارہ ہے کہ آخرکار کشمیر کو آزادی نہ دینے والوں کو مسلمانوں کے سامنے جھکنا اور اُن کا مطالبہ تسلیم کرنا پڑے گا اور کشمیر آزاد ہو کر رہے گا۔ خفقانِ آسمانست ایں بہر حالت شود پیدا

اور نہ صرف کشمیر آزاد ہوگا۔ بلکہ دانشمند ہندو بھی آخرکار اسلام کو قبول کریں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سر سید مرحوم کو مخاطب کرکے فرماتے ہیں:-

"میں آپ کو یقین دلاتا ہوں
کہ مجھے یہ بھی صاف لفظوں
میں فرمایا گیا ہے۔ کہ پھر ایک
دفعہ ہندو مذہب کا اسلام
کی طرف زور کے ساتھ رجوع
ہوگا" (تذکرہ صفحہ ۳۰۲)

ایک عظیم الشان نشان

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۲۸ر دسمبر ۱۹۴۵ء کو جلسہ سالانہ کی تقریر میں فرمایا تھا:-

"جو کچھ میں کہتا ہوں اور میں وہی کہتا ہوں جو مجھے خدا نے کہا ہے، وہ یہ ہے کہ میرے آخری سانس تک خدا تعالےٰ کے فضل سے ہماری جماعت کے لئے غلبہ اور ترقی اور کامیابی مقدر ہے اور کوئی اس الٰہی تقدیر کو ملنے میں کامیاب نہیں ہو سکتا۔ اس بات پر خواہ کوئی ناراض ہو شور مچائے گالیاں دے یا برا بھلا کہے اس سے خدائی فیصلہ میں کوئی فرق نہیں پڑ سکتا یہ تقدیر مبرم ہے جس کا خدا آسمان پر فیصلہ کر چکا ہے کہ وہ میری زندگی کے آخری لمحات اور میرے جسم کے آخری سانس تک جماعت کا قدم ترقی کی طرف بڑھاتا چلا جائے گا۔ جس طرح خدا کی بادشاہت کو کوئی نہیں بدل سکتا اسی طرح خدا کے کلام اور اس کے وعدہ کو بھی۔ کوئی شخص بدلنے کی طاقت نہیں رکھتا"

(الفضل ۲۲ر جنوری ۱۹۶۰ء)

باوجودیکہ آپ کئی سال تک صاحبِ فراش رہے لیکن جماعت احمدیہ اللہ تعالےٰ کے وعدہ کے مطابق ترقی کی شاہراہ پر گامزن رہی ہے۔ کیا کوئی شخص دنیا میں ہے جو اس چمکتے ہوئے نشان الٰہی کا انکار کر سکے؟

ایک اور نشان

۲۳ر ستمبر ۱۹۶۵ء کو پاکستان اور بھارت کے درمیان عارضی طور پر جنگ بند ہو گئی اور پاکستان نے دنیا کی نگاہوں میں ایک بلند مقام حاصل کر لیا۔ پاکستانی افواج بری بحری و فضائی کی بے نظیر شجاعت اور بہادری کی ہر ملک نے تعریف کی اور دادِ شجاعت دی۔ مواصلاتی ذرائع بھی کھل گئے اور ہر پاکستانی اس عظیم الشان فتح پر جو پاکستان کو بھارت کے مقابلے میں حاصل ہوئی اپنے سربلند کئے خوشیاں منا رہا تھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو محبوب ازلی نے اپنے پاس بلا لیا۔

اور آپ کی وفات بھی آپ کی ایک رؤیا کے مطابق ہوئی جو آپ نے ۱۹۴۴ء میں دیکھی تھی جس میں بتایا گیا تھا کہ آپ ۲۱ سال اور زندہ رہیں گے یعنی ۱۹۶۵ء میں آپ انتقال فرمائیں گے۔ (الفضل ۹ر اپریل ۱۹۴۴ء)

اسی طرح آپ کا ایک الہام تھا موت حسن حسن فی وقت حسن جس کی آپ نے یہ تشریح فرمائی تھی کہ

"اس الہام میں مجھے حسن
رضی اللہ عنہ کا بروز کہا گیا ہے
اور بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالےٰ
میری . ذات کے ساتھ
تعلق رکھنے والی پیشگوئیوں کو
پورا کرے گا۔ اور میرا انجام
بہترین ہوگا۔ اور جماعت میں
کسی قسم کی خرابی نہ ہوگی۔
فالحمد للہ علیٰ ذالک"

(تفسیر کبیر جلد ۶ جزء ۴ حصہ ۴ صفحہ ۱۸۹)

چنانچہ اللہ تعالےٰ نے آپ کی وفات کے بعد خلیفہ ثالث کے انتخاب کے موقعہ پر اس کی صداقت ظاہر کر دی۔ جب کہ ساری جماعت کو ہر قسم کے اختلاف سے بچا کر ایک ہاتھ پر جمع کر دیا۔ اور جماعت میں کسی قسم کی خرابی پیدا نہ ہونے دی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ اور اللہ تعالیٰ نے حضور کی یہ دعا قبول فرمائی:-

تم ہو خدا کے ساتھ خدا ہو تمہارے ساتھ
ہوں ایسے وقت تم سے میں رخصت خدا کرے
آئے گا ایک دن کہ کہیں گے تمام لوگ
ملت کے اس فدائی پہ رحمت خدا کرے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آسمانی نشانوں اور اقتداری پیشگوئیوں کے ذریعہ اسلام کو زندہ اور کامل مذہب ثابت کیا اور ہندوؤں آریوں اور عیسائیوں کو نشان نمائی کے مقابلہ کے لیے دعوت دی۔ فرمایا کہ ان میں سے

"اگر کوئی اپنے مذہب کو
سچا سمجھتا ہے تو بالمقابل نشان
دکھلانے کے لیے کھڑا ہو جائے
لیکن میں پیشگوئی کرتا ہوں
کہ ہرگز ایسا نہ ہوگا بلکہ
بدنیتی سے ہیچ در ہیچ شرطیں
لگا کر بات کو ٹالیں گے کیونکہ

اپنے آپ پر احسان

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے ۱۹۳۷ء کے جلسہ سالانہ کے موقع پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا:-

"دوستوں کو چاہیئے کہ وہ حتی الوسع قربانی کرکے بھی اخبار خریدیں۔ یہ ان کا اخبار والوں پر احسان نہیں ہوگا بلکہ اپنے آپ پر احسان ہوگا"

حضور رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے اس فرمان کی روشنی میں احباب اپنا جائزہ لیں کیا وہ "الفضل" کا روزانہ پرچہ یا خطبہ نمبر منگواتے ہیں؟

(منیجر الفضل)

ان کا مذہب مردہ ہے اور کوئی ان کے لئے زندہ فیض رساں موجود نہیں جس سے وہ روحانی فیض پاسکیں اور نشانوں کے ساتھ چمکتی ہوئی زندگی حاصل کرسکیں۔"

(تریاق القلوب)

مگر کسی مذہب والے کو یہ جرأت نہ ہوئی کہ وہ اس روحانی مقابلہ کے لئے میدان میں آتا اور خدا تعالےٰ سے اپنے تعلق اور قرب کا ثبوت دیتا۔

دلائل کے لحاظ سے آپ نے اسلام کی برتری اور فوقیت تمام مذاہب پر ایسے طور پر ثابت کر دی کہ انہیں اپنی شکست کا اعتراف کے بغیر کوئی چارہ نہ رہا۔

آریہ سماج

اس تحریک کے خوفناک اثرات کا کچھ اندازہ ایک آریہ سماجی کی تحریر سے لگایا جاسکتا ہے وہ اپنی کتاب "آریہ سماج اور پرچار کے سادھن" میں لکھتا ہے:-

"اجمیر سے چل کر سوامی دیانند چاند پور پہنچے اور مسلمانوں سے زبردست مناظرہ کیا مسلمانوں کی طرف سے مولوی محمد قاسم صاحب اور مولوی ابو المنصور (ناصر الدین) صاحب پیش ہوئے اور ان کی مدد کے لئے بہت سے مولوی جمع تھے لیکن سوامی جی مہاراج کے ساتھ صرف منشی بختاور سنگھ اور منشی اندرمن مراد آبادی تھے۔ سوامی جی نے اعتراضات کی اس قدر بھرمار کی کہ مولوی ان کا کوئی جواب نہ دے سکے اور میدان چھوڑ کر بھاگ گئے جس کا یہ اثر ہوا کہ مولوی نور اللہ صاحب کئی مسلمانوں سمیت آریہ ہوگئے۔ انہی ایام میں ایک ہزار کے قریب اور مسلمان بھی آریہ ہوگئے۔ آریہ ویروں نے جگہ جگہ شدھی سبھا قائم کر کے مسلمانوں میں پرچار کرنا شروع کر دیا۔"

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آریہ سماج کے خلاف تحریروں اور پھر آپ کے سوامی دیانند کو چیلنج دینے اور ان کے چیلنج کو منظور نہ کرنے کا ذکر کر کے لکھتا ہے کہ:-

"مرزا غلام احمد نے اس درگھٹنا سے پورا پورا فائدہ اٹھایا ہے اور آریوں کے خلاف ایسا

زہریلا لٹریچر لکھا کہ جس نے مسلمانوں کے دلوں میں آریہ دھرم کے متعلق سخت نفرت پیدا کر دی۔"

(آریہ سماج اور پرچار کے سادھن ص ۱۲۔ مؤلفہ مہاشہ دیودت)

اور رسالہ جیون دھرم (۱۵ جولائی ۱۹۰۷ء) لکھتا ہے کہ پنڈت دیانند صاحب جاتے وقت اشاروں کنایوں سے بعض معزز برہمو صاحبوں کو سمجھا گئے تھے کہ اب میرا ایمان ویدوں پر نہیں رہا۔"

پھر آپ نے سوامی دیانند کی وفات سے متعلق پیشگوئی کی۔ اسیطرح پنڈت لیکھرام کی ہلاکت سے متعلق پیشگوئی کی جو بڑی شان وشوکت سے پوری ہوئی اور آپ نے آریہ مذہب سے متعلق فرمایا:

"اور یہ مت خیال کرو کہ آریہ یعنی ہندو دیانندی مذہب والے کچھ چیز ہیں۔ وہ صرف اس زنبور کی طرح ہیں جس میں بجز نیش زنی کے اور کچھ نہیں۔ وہ نہیں جانتے کہ توحید کیا چیز ہے اور روحانیت سے سراسر بے نصیب ہیں۔ جس مذہب میں روحانیت نہیں اور جس مذہب میں خدا کے ساتھ مکالمہ کا تعلق نہیں اور صدق وصفا کی روح نہیں اور آسمانی کشش اس کے ساتھ نہیں اور فوق العادت تبدیلی کا نمونہ اس کے پاس نہیں وہ مذہب مردہ ہے اس سے مت ڈرو۔ ابھی تم میں سے لاکھوں کروڑوں انسان زندہ ہوں گے کہ اس مذہب کو نابود ہوتے دیکھ لو گے۔ کیونکہ یہ مذہب آریہ کا زمین سے ہے نہ آسمان سے اور زمین کی باتیں پیش کرتا ہے نہ آسمان کی۔" (تذکرۃ الشہادتین ص ۶۶)

اسیطرح حضرت اقدس نے الہام سیھزم الجمع ویولون الدبر کی تشریح میں فرمایا ہے:-

"آریہ مذہب کا یہ انجام ہوگا کہ خدا ان کو شکست دے گا اور وہ آریہ مذہب سے بھاگیں گے اور پیٹھ پھیر لیں گے اور آخر کالعدم ہو جائیں گے۔"

(تذکرہ ص ۶۹)

چنانچہ ان لوگوں نے اس پیشگوئی کی صداقت بچشم خود دیکھ لی ہے جو اس کی اشاعت کے وقت ۱۹۰۲ء میں موجود تھے اور آریہ سماج کی تمام قوت وشوکت اور اس کا تبلیغی نظام اور ملی اور مذہبی اور جماعتی ترقی کے لئے کوششیں ایک صدی کے اندر اندر ختم ہو چکی ہیں اور وہ بحیثیت ایک مذہبی اور تبلیغی جماعت کے بالکل مردہ ہوگئی اور میدان چھوڑ گئی ہے۔

اسیطرح برہمو سماج کے لیڈروں سے آپ کا علمی میدان میں مقابلہ ہوا۔ آپ نے ان کے خلاف مضامین لکھے۔ اور آریہ سماج کی طرح برہمو سماج کی تحریک ناکام ہوگئی اور حضرت اقدس کی تحریروں کو پڑھنے والے جانتے ہیں کہ اس کی ناکامی میں بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مساعی کارفرما ہیں۔ برہمو سماج کے ایک مشہور ایڈیشنل دیونندر ناتھ صاحب لکھتے ہیں:-

"برہمو سماج کی تحریک ایک زبردست طوفان کی طرح اٹھی اور آناً فاناً نہ صرف ہندوستان بلکہ غیر ممالک میں بھی اس کی شاخیں قائم ہوگئیں۔ بھارت میں نہ صرف ہندو اور سکھ ہی اس سے متاثر ہوئے بلکہ مسلمانوں کے ایک بڑے طبقہ نے بھی اس میں شمولیت اختیار کی روزانہ بیسیوں مسلمان برہمو سماج میں بڑی دلچسپی لیتے داخل ہوئے۔ اس کی دیکھا دیکھی ہمیں معلوم ہے کہ بنگال کے بڑے بڑے مسلم خاندان برہمو سماج کے ساتھ نہ صرف ہمدرد تھے بلکہ اس کے باقاعدہ ممبر تھے لیکن عین انہی دنوں میں مرزا غلام احمد قادیانی نے جو مسلمانوں میں ایک بڑے عالم تھے ہندوؤں اور عیسائیوں کے خلاف کتابیں لکھیں اور ان کو مناظرے کا چیلنج دیا۔ افسوس کہ برہمو سماج کے کسی ودوان نے اس چیلنج کی طرف توجہ نہیں کی جس کا اثر یہ ہوا کہ وہ مسلمان جو کہ برہمو سماج کی تعلیم سے متاثر تھے نہ صرف پیچھے ہٹ گئے بلکہ باقاعدہ برہمو سماج میں داخل ہونے والے مسلمان بھی آہستہ آہستہ چھوڑ گئے۔"

(رسالہ کومدی کلکتہ اگست ۱۹۲۰ء ترجمہ از ہندی)

اسی طرح ایک اور برہمو سماجی رام داس گوڑ اپنی کتاب "ہندوتو" صفحہ ۹۹۲ میں لکھتے ہیں:-

"افسوس ہے کہ بھارت کے مسلمانوں پر قادیانی سمپردائے (فرقہ) کی وجہ سے بہت برا پربھاؤ پڑا اور مسلمانوں میں سے سُر دھا لو جو برہمو سماج کے نیموں سے بھاوت ہو چکے تھے قریباً قریباً پیچھے ہٹ گئے۔"

اسیطرح حضرت اقدس نے عیسائیت کا مقابلہ کیا۔ اور ایسا کامیاب مقابلہ کیا کہ وہ پادری جو شہر بشہر اور قریہ قریہ اعلانیہ اسلام پر اعتراضات اور حضرت مسیحؑ کی تمام نبیوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی فوقیت اور برتری ظاہر کرتے تھے۔ آپ کے مقابلے میں ایسے مرعوب ہوئے۔ کہ صاحب اقتدار پادریوں کو یہ سرکلر جاری کرنے پر مجبور ہونا پڑا۔ کہ حضرت مرزا صاحب قادیان اور ان کی جماعت کے افراد سے مباحثات و مناظرات ہرگز نہ کئے جائیں۔ حضرت اقدس کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مرتبہ کو حضرت مسیح ابن مریم کے مرتبہ سے بدرجہا بلند بر تر اور معقول اور منقول رنگ میں آپ کو تمام نبیوں کا سردار — اور قرآن مجید کی تعلیم کی ساری آسمانی کتابوں کی تعلیموں سے افضل اور اکمل ثابت کر دینے اور خصوصاً وہ جلسہ جو ۱۸۹۶ء میں جلسہ مذاہب کے نام سے ہوا۔ اور آپ کے علم کلام نے عیسائی دنیا پر یہ اثر پڑا کہ پادریوں کے دل دہل گئے چنانچہ ۱۸۹۴ء میں دنیا بھر کے پادریوں کی لندن میں کانفرنس ہوئی۔ اس میں لارڈ بشپ آف گلوسٹر ریورنڈ چارلس جان ایلی کوٹ نے اپنی صدارتی تقریر میں کہا۔

"اسلام میں ایک نئی حرکت کے آثار نمایاں ہیں مجھے ان لوگوں نے جو صاحب تجربہ ہیں۔ بتایا ہے کہ ہندوستان کی برطانوی مملکت میں ایک نئی طرز کا اسلام ہمارے سامنے

آ رہا ہے ---- یہ ان بدعات کا سخت مخالف ہے جن کی بناء پر محمدؐ کا مذہب ہماری نگاہ میں قابلِ نفرین مذہب ہے اس لئے (نعوذ باللہ) اس جھوٹے پیغمبر (محمدؐ) کو پھر وہی پہلی سی عظمت حاصل ہوتی جا رہی ہے۔ یہ نئے تغیرات بآسانی شناخت کئے جا سکتے ہیں۔

پھر یہ نیا اسلام اپنی نوعیت میں مدافعانہ ہی نہیں بلکہ جارحانہ حیثیت کا بھی حامل ہے۔ افسوس ہے تو اس بات کا کہ ہم میں سے بعض اس کی طرف مائل ہو رہے ہیں۔"

(دی آفیشل رپورٹ آف دی مشنری کانفرنس دی انگلیکن کمیونین ۱۸۹۴ء صفحہ ۶۴)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعوے کے ابتدائی سالوں میں ہی آپ کے دلائل اور علم کلام کا رعب عیسائیوں کے دلوں میں بیٹھنا شروع ہو گیا تھا اور انہیں احساس ہونے لگا تھا کہ اب اسلام کو دنیا میں پھر عظمت حاصل ہوگی اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی عظمت دنیا میں پھر سے قائم ہو جائیگی اسلام کا عیسائیت اور دیگر مذاہب پر غلبہ درحقیقت دو باتوں پر موقوف تھا۔

اوّل کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تمام نبیوں کے سردار اور جامع جمیع کمالات انبیاء اور زندہ نبی ہیں۔

دوسرے یہ کہ قرآن مجید کامل اور بے نظیر الہامی کتاب ہے جس کی تعلیم ہر زمانے اور ہر قوم اور ہر مذہب کے لئے ہے اور وہ زندہ کتاب ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان دونوں باتوں کو آفتاب نیمروز کی طرح ظاہر کر دیا

یہ سوال کہ اسلام کو عالمگیر غلبہ کب اور کس طریقے سے حاصل ہوگا۔ سو اس کا جواب جو قرآن مجید نے دیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بذریعہ الہام بطور بشارت بتایا وہ یہ ہے کہ یہ غلبہ اسلام ظاہری قوت اور ہائیڈروجن اور نائٹروجن بموں اور توپوں اور آتشیں اسلحہ کے ذریعہ نہیں بلکہ محبت و آشتی کے ساتھ تبلیغ اسلام کے ذریعہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرماتا ہے۔

وانزلنا من السماء
ماء طهورا لنحيي به بلدة
ميتا ونسقيه مما خلقنا
انعاما واناسي كثيرا
ولقد صرفناه بينهم
ليذكروا فابى اكثر
الناس الا كفورا ولو
شئنا لبعثنا في كل قرية
نذيرا فلا تطع الكافرين
وجاهدهم به جهادا
كبيرا۔ (الفرقان)

یعنی قرآن مجید جسے ان آیات میں آسمانی پانی سے تشبیہ دی گئی ہے ہم اس کے ذریعہ سے مُردہ بستیوں کو بھی زندہ کرینگے یعنی ایسی بستیوں کو جو روحانی لحاظ سے مُردہ ہو چکی ہیں اور یہ آسمانی پانی ان لوگوں کو بھی پلایا جائے گا جو چارپاؤں کی سی زندگی بسر کر رہے ہیں اور ان جماعتوں کو بھی پلایا جائے گا جو ایک قسم کے تمدن اور تہذیب کی دعوے دار ہیں۔ پس جب ہمارا یہ ارادہ ہے کہ اس چشمہ سے تمام بنی آدم سیراب ہوں تو تمہارا یہ فرض ہے کہ تم اس آسمانی پانی یعنی قرآن کو دنیا کے کونے کونے میں پہنچاؤ اور کافروں کی بات نہ مانو اور بلکہ اس قرآن کے ساتھ ان سے بڑا جہاد کرو۔ اور آیت فلا اقسم بالشفق والليل وما وسق والقمر اذا اتسق میں فرمایا ہے کہ قرآن مجید کی صداقت تین صدیوں میں تمام دنیا پر ظاہر ہو جائے گی۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے دن کو جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ظہور سے ظاہر ہوا اور پھر اس کے بعد رات کو پیش کیا ہے جس سے تمام دنیا میں گمراہی پھیل جائے گی اور پھر چاند کے طلوع کی بشارت دی جو مسیح موعود کا زمانہ ہے اور اتساق قمر کی راتیں چودھویں پندرھویں سولھویں رات ہوتی ہیں۔ گویا تین صدیوں میں تمام دنیا پر اسلام کو غلبہ حاصل ہو جائے گا اور اس کی تہذیب اور تمدن ہر گھر میں داخل ہو جائے گی۔ اگر کوئی ان میں سے بظاہر اپنے آپ کو مسلمان نہ بھی کہے لیکن وہ بھی اس غلبہ کے وقت اسلامی معاشرہ اور اسلامی تمدن اور تہذیب کو اختیار کرے گا۔

اور اللہ تعالیٰ نے اسلام کے اس عالمی غلبہ کی بشارت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نہ ایک دفعہ بلکہ کئی دفعہ دی ہے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"اے تمام لوگو سُن رکھو کہ یہ اس کی پیشگوئی ہے جس نے زمین و آسمان کو بنایا۔ وہ اپنی اس جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلا دے گا اور حجت اور برہان کی رو سے سب پر ان کو غلبہ بخشیگا۔ وہ دن آتے ہیں بلکہ قریب ہیں کہ دنیا میں صرف یہی ایک مذہب ہوگا جو عزت کیساتھ یاد کیا جائے گا۔ خدا اس مذہب اور اس سلسلہ میں نہایت درجہ اور فوق العادت برکت ڈالے گا۔

اور ہر ایک کو جو اس کے معدوم کرنیکی فکر رکھتا ہے نامراد رکھے گا۔ اور یہ غلبہ ہمیشہ رہے گا یہاں تک کہ قیامت آ جائے گی۔ یاد رکھو کہ کوئی آسمان سے نہیں اُترے گا۔ ہمارے سب مخالف جو اب زندہ موجود ہیں وہ تمام مریں گے اور کوئی ان میں سے عیسیٰ بن مریم کو آسمان سے اترتے نہیں دیکھے گا اور پھر ان کی اولاد جو باقی رہے گی وہ بھی مرے گی اور ان میں سے بھی کوئی آدمی عیسیٰ ابن مریم کو آسمان سے اترتے نہیں دیکھے گا اور پھر اولاد کی اولاد مریگی اور وہ بھی مریم کے بیٹے کو آسمان سے اترتے نہیں دیکھے گی۔ تب خدا ان کے دلوں میں گھبراہٹ ڈالے گا کہ زمانہ صلیب کے غلبہ کا بھی گزر گیا اور دنیا دوسرے رنگ میں آ گئی مگر مریم کا بیٹا عیسیٰ اب تک آسمان سے نہ اترا تب دانشمند یکدفعہ اس عقیدہ سے بیزار ہو جائینگے اور ابھی تیسری صدی آج کے دن سے پوری نہ ہوگی کہ عیسیٰ کا انتظار کرنیوالے کیا مسلمان اور کیا عیسائی سخت نومید اور بدظن ہو کر اس عقیدہ کو چھوڑ دیں گے اور دنیا میں ایک ہی مذہب ہوگا اور ایک ہی پیشوا۔ میں تو ایک تخمریزی کرنے آیا ہوں سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا اور اب وہ بڑھے گا اور پھولے گا۔ اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے۔" (تذکرۃ الشہادتین)

اس پیشگوئی کی صداقت اس سے ظاہر ہے کہ ابھی تین چھوڑ ایک صدی بھی نہیں گزری ہے کہ مسلمانوں کے بڑے بڑے علماء اور عوام کا ایک خاصہ طبقہ حیاتِ مسیحؑ کے عقیدہ سے بیزار ہو کر اس عقیدہ کے خلافِ قرآن مجید ہونے کا اقرار اور اعلان کر چکا ہے اور صرف پاکستان کے علماء تک بس نہیں بلکہ ممالکِ اسلامیہ مصر، شام وغیرہ کے علماء کا بھی یہی حال ہے۔ اور ابھی تھوڑی ہی مدت ہوئی ہے کہ ملی عمائد کی ایک جماعت نے قرآن مجید کا ایک انگریزی ترجمہ شائع کرنا شروع کیا ہے اس میں بھی حضرت مسیحؑ کی وفات کا اقرار و اعلان کیا گیا ہے۔

اور مسلمانوں ہی کی یہ حالت نہیں بلکہ عیسائی بھی کہ درحقیقت حیاتِ مسیح کا عقیدہ و مسئلہ انہیں کا ہے اسے چھوڑ رہے ہیں اور ان کے محققین نے بھی تحقیق کے بعد حضرت مسیح کے صعود الی السماء کی آیات الحاقی پا کر انجیل کے متن سے خارج کر دی ہیں۔ یہی نہیں بلکہ ۱۹۵۵ء میں بی بی سی ریڈیو سٹیشن ایبرڈین یونیورسٹی کی ایک لیکچرار کی تقریر نشر ہوئی تھی جس میں انہوں نے کہا ہے کہ

"حضرت مسیح واقعی ایک انسان گزرے ہیں جو یہودیوں میں وعظ کیا کرتے تھے لیکن یہ سب ڈھونگ ہے کہ وہ خدا اور کنواری ماں کے بیٹے ہیں۔ یا وہ وفات کے بعد زندہ آسمان پر اٹھ گئے۔"

(اخبار نوائے وقت ۲۰ جنوری ۱۹۵۵ء صفحہ ۲ کالم ۳)

گویا ابھی نصف صدی ہی گزری ہے کہ لنڈن کے عالمگیر ریڈیو نے دنیا بھر میں حضرت مسیحؑ کی وفات کا اعلان نشر کر دیا ہے۔

پس ہمیں یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ پیشگوئی کا بقیہ حصہ بھی جو اسلام کے عالمگیر غلبہ سے متعلق ہے ضرور پورا فرمائے گا۔

گو ظاہری اسباب پر نظر رکھنے والے اسے مجنون کی بڑ قرار دیں تو دیں لیکن اللہ تعالیٰ نے جن کو بصیرت عطا فرمائی ہے وہ یقین رکھتے ہیں کہ ایسا ہو کر رہے گا۔

میں ابتداء میں امریکن مشنری ڈاکٹر جان بیروز کے لیکچر کا حوالہ دے کر بتا چکا ہوں کہ وہ اپنی اس وقت کی کامیابیوں کو دیکھ کر خیال کرتے تھے کہ عیسائیت ساری دنیا میں پھیل جائے گی اور اسلام کا نام و نشان باقی نہ رہے گا۔ انہوں نے اپنے اسی مذکورہ لیکچر میں ایک برطانوی ادیب کے حوالہ سے عیسائیت کے غلبہ اور استیلاء کا نقشہ بڑے تحدّی آمیز رنگ میں اس طرح کھینچا ہے:۔

"دنیائے عیسائیت کا عروج آج اس درجہ زندہ حقیقت کی صورت اختیار کر چکا ہے کہ یہ درجہ اُسے پہلے کبھی نصیب نہ ہوا تھا۔

ذرا ہماری ملکہ عالیہ (وکٹوریہ) کو دیکھو جو ایک ایسی سلطنت کی سربراہ ہے جس پر کبھی سورج غروب نہیں ہوتا۔ دیکھو وہ نادرہ کے مصلوب کی خانقاہ پر کمال درجہ تابعداری سے احتراماً جھکتی اور خراج عقیدت پیش کرتی یا پھر گاؤں کے گرجا میں جا کر نظر و ڈالو اور دیکھو کہ وہ سیاسی مدبر (وزیر اعظم برطانیہ) جس کے ہاتھوں میں ایک عالمگیر سلطنت اور اس کی قسمت کی باگ ڈور ہے جب یسوع مسیح کے نام پر دعا کرتا ہے تو کیسی عاجزی اور انکساری سے اپنا سر جھکاتا ہے دیکھو جرمنی کے نوجوان قیصر کو جب وہ خود اپنے لوگوں کے لئے بطور پادری کے فرائض سرانجام دیتا اور یسوع مسیح کے مذہب یعنی دین عیسائیت سے اپنی وفاداری کا اظہار کرتا ہے اور مشرقی انداز پر ماسکو کے شاہانہ ٹھاٹھ باٹ والے زار روس کو دیکھو تاج پوشی کے وقت ابن آدم کے طشت میں رکھ کر اُسے تاج پیش کیا جاتا ہے۔ الغرض برطانوی جرمنی روسی اور امریکی سلطنتوں کے حکمران اقرار کرتے ہیں۔ کہ وہ یسوع مسیح کے وائسرائے ہیں۔ اور اسی حیثیت سے اپنی اپنی سلطنتوں میں حکمران ہیں کیا ان سب کے زیر نگین علاقے مل کر ایک ایسی وسیع و عریض سلطنت کی حیثیت نہیں رکھتے کہ جس کے آگے ازمنۂ قدیم کی بڑی سے بڑی سلطنت بھی سراسر بے حیثیت نظر آنے لگتی ہے۔"

(ہیروز لیکچرز صفحہ ۲۱)

ڈاکٹر جان ہیروز کے لیکچرز کو کرسچین لٹریچر سوسائٹی فار انڈیا مدراس نے ۱۸۹۷ء میں شائع کئے تھے اور اللہ تعالیٰ سے وحی پا کر حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ نے ۱۸۹۷ء ہی میں یہ شائع فرمایا۔

"میں ہر دم اس فکر میں ہوں کہ ہمارا اور نصاریٰ کا کسی طرح فیصلہ ہو جائے۔ میرا دل مردہ پرستی کے فتنہ سے خون ہوتا جاتا ہے ...... میں کبھی کا اس غم سے فنا ہو جاتا اگر میرا مولیٰ اور میرا قادر توانا خدا مجھے تسلی نہ دیتا کہ آخر توحید کی فتح ہے۔ غیر معبود ہلاک ہوں گے اور جھوٹے خدا اپنی خدائی کے وجود سے منقطع کئے جائیں گے ... مریم اور اسکے بیٹے کی معبودانہ زندگی پر موت وارد ہو گی اور وہ استعداد ہیں بھی مریں گی جو انسان کو معبود بناتی ہیں۔ قریب ہے کہ سب ملتیں ہلاک ہونگی مگر اسلام اور سب حربے ٹوٹ جائینگے مگر اسلام کا آسمانی حربہ کہ وہ نہ ٹوٹے گا اور نہ کند ہوگا۔ جب تک دجالیت کو پاش پاش نہ کر دے وہ وقت قریب ہے کہ خدا کی سچی توحید جس کو بیابانوں کے رہنے والے اور تمام تعلیموں سے غافل بھی اپنے اندر محسوس کرتے ہیں۔ ملکوں میں پھیلے گی اور اس دن نہ کوئی مصنوعی کفارہ باقی رہے گا اور نہ کوئی مصنوعی خدا۔ اور خدا کا ایک ہی ہاتھ سب تدبیروں کو باطل کر دے گا۔ لیکن نہ کسی تلوار سے اور نہ کسی بندوق سے بلکہ مستعد روحوں کو روشنی عطا کرنے سے اور پاک دلوں پر ایک نور اتارنے سے"

(تذکرہ صفحہ ۲۹۹)

اور حضرت اقدس نے فرمایا:-

"یاد رکھو کہ جھوٹی خدائی یسوع کی بہت جلد ختم ہونے والی ہے۔ وہ دن آتے ہیں کہ عیسائیوں کے سعادتمند لڑکے سچے خدا کو پہچان لیں گے اور پرانے بچھڑے ہوئے وحدہ لاشریک کو روتے ہوئے آملیں گے۔ یہ وہ روح کہتی ہے جو میرے اندر ہے جس قدر کوئی سچائی سے لڑ سکتا ہے لڑے پر یہ وعدے مبدل نہیں ہوں گے۔"

(سراج منیر صفحہ ۶۶ ۱۸۹۷ء)

اور فرمایا:-

"بظاہر عیسائی مذہب کی اشاعت اور ترقی کے جو اسباب ہیں۔ ظاہر پرست انسان کو کبھی یقین نہیں دلاتے کہ اس مذہب کا استیصال ہو جاوے گا۔ لیکن ہم اپنے خدا پر یقین رکھتے ہیں کہ اس نے ہم کو اصلاح کے لئے بھیجا ہے اور میرے ہاتھ پر مقدر ہے کہ میں دنیا کو اس عقیدہ سے رہائی دوں پس ہمارا فیصلہ کرنے والا یہی امر ہوگا یہ باتیں لوگوں کی نظر میں عجیب ہیں مگر میں یقین رکھتا ہوں کہ میرا خدا قادر ہے۔"

"میری بڑی دعا اور آرزو یہی ہے کہ میں اس باطل کا استیصال دیکھ لوں جو خدا کی مسند پر ایک عاجز انسان کو بٹھایا جاتا ہے۔ اور حق ظاہر ہو جاوے میں اس جوش اور درد کو جو مجھے اس حق کے اظہار کے لئے دیا گیا ہے بیان کرنے کے واسطے الفاظ نہیں پاتا ......

مجھے بشارت دی گئی ہے کہ یہ عظیم الشان بوجھ جو میرے دل پر ہے اللہ تعالیٰ اس کو ہلکا کرے گا۔ اور ایک حی و قیوم خدا کی پرستش ہونے لگے گی وہ خدا جو ہماری نیاز مندانہ دعائیں قبول کرتا ہے۔ کبھی ہو سکتا ہے کہ وہ دعائیں جو اسکے جلال اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بزرگی کے اظہار کے لئے ہم کرتے ہیں قبول نہ کرے؟ نہیں وہ قبول کرتا ہے اور کرے گا۔ ہاں یہ سچ ہے۔ کہ جس قدر عظیم الشان مرحلہ اور مقصد ہو اسی قدر وہ دیر سے حاصل ہوتا ہے۔ چونکہ یہ عظیم الشان کام ہے اسلئے اسکے حسب منشاء ہونے میں بھی ایک وقت اور مہلت مطلوب ہے لیکن میں دیکھتا ہوں کہ اب وہ وقت قریب آ رہا ہے۔ اور اسکی خوشبودار ہوائیں آ رہی ہیں۔ اور مجھے معلوم ہو رہا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے میری ان دعاؤں کو جو میں ایک عرصہ دراز سے کر رہا ہوں قبول کر لیا ہے۔

اس وقت ان باتوں پر ایمان لانا بہت مشکل معلوم ہوتا ہے۔ مگر ایک وقت آتا ہے۔ کہ لوگ ان باتوں کو دیکھ لیں گے ...... اس وقت دنیا نہایت تاریکی میں پھنسی ہوئی ہے اور اسکو مردہ پرستی نے ہلاک کر ڈالا ہے لیکن اب خدا نے ارادہ کر لیا ہے۔ کہ وہ دنیا کو اس ہلاکت سے نجات دے اور اس تاریکی سے اس کو روشنی میں لا دے۔ یہ کام بہتوں کی نظر میں عجیب ہے۔ مگر جو یقین رکھتے ہیں کہ خدا قادر ہے۔ وہ اس پر ایمان لائے ہیں وہ خدا جس نے ایک کن کہنے سے سب کچھ کر دیا۔ کیا وہ قادر نہیں کہ اپنے قدیم ارادہ کے موافق ایسے اسباب پیدا کرے۔ جو لا الٰہ الا اللہ کو دنیا تسلیم کرے۔"

اب دیکھنا چاہیئے کہ آیا وہ باتیں جو اس وقت مستبعد نظر آتی تھیں آج پوری نہیں ہو چکی ہیں۔ وہ سلطنت برطانیہ جس پر کبھی سورج غروب نہیں ہوتا تھا اور اپنی وسعت و عظمت کے لحاظ سے الوہیت یسوع مسیح کی دلیل قرار دی جاتی تھی۔ کہاں گئی۔ کیا وہ آج ایک جزیرہ میں محدود نہیں ہو گئی۔ اور وہ قیصر جرمنی جو خود اپنے لوگوں کے لئے بطور پادری فرائض انجام دیتا اور یسوع مسیح کے مذہب یعنی دین عیسائیت سے اپنی وفاداری کا اظہار کرتا تھا۔ اس کی حکومت کیا ہوئی؟ پھر زار روس جو ایک عظیم الشان سلطنت کا فرمانروا ہونے کی وجہ سے یسوع مسیح کے وائسراؤں میں سے ایک وائسرائے سمجھا جاتا تھا۔ کیا خود روسیوں ہی نے اس کی اینٹ سے اینٹ نہیں بجا دی اور کیا اس عیسائی حکومت کا خاتمہ نہیں ہو چکا۔ اور اسکی جگہ ایک لادینی حکومت نے لے لی اسی طرح یہ پیشگوئی بھی پوری ہو گئی کہ جھوٹی خدائی یسوع کی بہت جلد ختم ہونے والی ہے۔ وہ دن آتے ہیں کہ عیسائیوں کے سعادتمند لڑکے سچے خدا کو پہچان لیں گے دی آرچ بشپ آف ایسٹ افریقہ ریورنڈ لینرڈ جے بیچر کا اسٹینڈرڈ ۲۳ دسمبر ۱۹۶۱ء میں لکھتے ہیں کہ

"چرچ کے لئے اس حقیقت کو تسلیم کرنے کے سوا چارہ نہیں ہے کہ عیسائیت بڑی تیزی کے ساتھ تنزل کی طرف جا رہی ہے"

اور ایڈون لوئیس نے جو امریکہ میں ایک مذہبی ادارے میں مسیحی دینیات کے پروفیسر ہیں "اے مینوئل آف کرسچین بیلیفس" میں لکھا ہے۔

"بیسویں صدی کے لوگ مسیح کو خدا ماننے کے لئے تیار نہیں ہیں"

اور سینٹ جونز کالج آکسفورڈ کے پریذیڈنٹ سر سائرل نارووڈ لکھتے ہیں کہ

"یہ بات ہمیشہ یاد رکھنی چاہیئے کہ یورپ اور امریکہ کے مردوں اور عورتوں کا ایک بڑا حصہ اب عیسائی نہیں رہا ہے۔ اور شاید یہ کہنا بھی صحیح ہوگا۔ کہ ان کی اکثریت اب ایسی ہی ہے"
(Has the church failed p. 125)

اور ہالینڈ کا ایک مشہور اخبار زیر عنوان "اسلامی ہلال یورپ کے افق پر" لکھتا ہے

"یورپ کا نوجوان طبقہ عیسائیت سے بیزار ہو رہا ہے اور اسکے نتیجہ میں وہ کسی بھی دوسری چیز کو قبول کرنے کے لئے آمادہ ہوجاتا ہے۔ دوسری طرف اسلام یورپ میں اتحاد کا علم لئے ہوئے ہے اور یہ نوجوان ادھر مائل ہو رہے ہیں اس میلان کو روکنے اور تبلیغ کے اثرات کو دور کرنے کے لئے جس کا سب سے طاقتور انجن جماعت احمدیہ ہے۔ ہمیں اس کی راہ میں ایک مضبوط ستون گاڑنا ہوگا"

پس جس طرح حضرت اقدس کی یہ پیشگوئیاں پوری ہوگئیں۔ اسی طرح اسلام کے عالمگیر غلبہ کی پیشگوئی بھی ضرور پوری ہوگی۔

اللہ تعالیٰ کی پیشگوئیوں کے مطابق جماعت احمدیہ اس وقت دنیا کے کناروں تک پھیل چکی ہے اور اسکے تبلیغی مراکز نہ صرف یورپ کے مختلف ملکوں مثلاً انگلستان، ہالینڈ، جرمنی، سوئٹزرلینڈ، سپین اور ڈنمارک وغیرہ میں قائم ہیں۔ بلکہ امریکہ کے بیسیوں شہروں میں احمدیت کا چرچا ہو رہا ہے اور ان کے علاوہ مشرقی اور مغربی افریقہ کے سینکڑوں مقامات پر اسلام کا زندگی بخش پیغام پہنچایا جا رہا ہے اور ہزار ہا عیسائیت اور بت پرستی چھوڑ کر اسلام کے راحت بخش و روح افزا سایہ میں طمانیت و بشاشت حاصل کر رہے ہیں۔ اسی طرح ڈچ گی آنا، ٹرینیڈاڈ، برٹش گی آنا، لائبیریا، انڈونیشیا، سنگاپور، بورنیو، لبنان، شام، فلسطین، مصر، ماریشس، سیلون، برما، جزائر فجی وغیرہ میں جماعتیں قائم ہیں

اور یورپ و امریکہ میں مسجدیں بنائی جا رہی ہیں۔ اس وقت مختلف ممالک میں جماعت احمدیہ کی تعمیر کردہ مسجدوں کی تعداد تین سو سے زیادہ ہوچکی ہے اور سیکنڈری ایجوکیشن اور دوسرے سکول بھی کثیر تعداد میں جاری ہیں۔ اسی طرح قرآن مجید کے تراجم انگریزی، ڈچ، جرمن، سواحیلی زبانوں میں شائع ہو چکے ہیں اور بہت سی اور زبانوں جیسے فرانسیسی، روسی، پولش، اٹالین، ہسپانوی وغیرہ میں تیار ہو چکے ہیں۔ اسکے علاوہ متعدد تبلیغی رسائل و اخبارات جاری ہیں۔ اور جماعت کے پروگرام میں یہ داخل ہے کہ جس قدر جلد ممکن ہو سکے یورپ اور امریکہ وغیرہ ممالک میں بکثرت مساجد بنا دی جائیں۔ اس وقت صرف یورپ میں لنڈن (انگلستان) زیورچ (سوئٹزرلینڈ) فرینکفورٹ اور ہیمبرگ (جرمنی) اور ہیگ (ہالینڈ) میں عالیشان مساجد بن چکی ہیں۔ اور ایک دو جگہ زیر تعمیر ہیں۔ اور ان مساجد کا یورپین لوگوں پر جو اثر ہو رہا ہے۔ اس کا کچھ اندازہ اس امر سے ہو سکتا ہے کہ جب مسجد لنڈن تعمیر ہوئی تو وہاں کے ایک رسالہ بلیپسٹ ٹائمز نے لکھا کہ:۔

"اس مسجد کی تعمیر کو ایک چیلنج سمجھنا چاہیئے مغرب اب تک مشرق کو مذہباً اپنے ساتھ ملانے کی کوشش کر رہا ہے مگر افسوس اس نے اپنی طاقت اپنے گھر میں کمزور کر دی ہے جس کا نتیجہ یہ ہے کہ مشرق بھی مغرب کی طرف دیکھنے لگا ہے اور اب مسلمانوں کی اذان کا نعرہ اس سرزمین میں بھی سنایا جانے والا ہے"

اسی طرح ہیگ (ہالینڈ) کی مسجد کا ذکر جب وہاں کے اخباروں میں شائع ہوا۔ تو ایک کثیر الاشاعت اخبار نے مسجد کا فوٹو دے کر لکھا کہ یہ مسجد قاہرہ یا کراچی کی نہیں بلکہ ہیگ کی ہے۔

"اسلام نے یورپ پر دو دفعہ حملہ کیا ایک دفعہ نویں صدی عیسوی میں جبکہ وہ سپین کے حاکم ہوگئے تھے اور دوسری دفعہ ترکوں نے سولھویں صدی عیسوی میں حملہ کیا اور ویانا تک پہنچ گئے۔ لیکن دونوں دفعہ ہم نے اپنی قوت بازو سے مسلمانوں کا مقابلہ کر کے یورپ سے انہیں نکال دیا۔ لیکن اب کہ جو حملہ یورپ پر کیا گیا ہے وہ روحانی ہے اور دلوں پر حملہ ہے ظاہری حملہ نہیں۔ کیا عیسائیت میں روحانی طاقت ہے؟"

مندرجہ بالا تحریروں سے پایا جاتا ہے کہ ان کے لکھنے والوں پر رعب طاری ہے کہ روحانی حملہ کا ان کے پاس کوئی توڑ نہیں ہے اور آخر کار اسلام سے ان کا مغلوب ہونا یقینی ہے۔

خدمت اسلام سے متعلق جماعت احمدیہ کی ان کوششوں کو بہت سے غیر از جماعت بہی خواہان اسلام بھی نہایت استحسان کی نظر سے دیکھتے اور اس کی تعریف میں رطب اللسان ہیں۔ ایسے بیسیوں حوالجات میں سے اس جگہ صرف دو حوالے پیش کرتا ہوں۔

الحاج جناب عبدالوہاب عسکری عراقی نمائندہ مؤتمر عالم اسلامی تحریر فرماتے ہیں:۔

"جماعت احمدیہ کے افراد نے دین اسلام کی جو خدمات سرانجام دی ہیں ان میں تبلیغی لحاظ سے وہ ساری دنیا پر فوقیت حاصل کر چکے ہیں .... یہ لوگ اعلاء کلمۃ الدین کے لئے ہر قسم کے ممکن ذرائع اختیار کرتے ہیں اور ان کے بڑے بڑے کارناموں میں محکمہ تبشیر ایک بہت بڑا کارنامہ ہے نیز وہ مسجدیں ہیں جو انہوں نے امریکہ افریقہ اور یورپ کے مختلف شہروں میں بنائی ہیں اور یہی وہ سنت ناطقہ ہے جس کو لیکر وہ کھڑے ہوئے ہیں اور اسکے ذریعہ اسلامی خدمات بجا لا رہے ہیں اور اس بات میں کوئی شک نہیں کہ اسلام کا درخشندہ مستقبل انہیں سے وابستہ ہے"
(مشاہداتی فی سماء الشرق ص ۳۱۶)

اسی طرح ہفت روزہ "ہماری زبان" علیگڑھ (۲۲ دسمبر ۱۹۵۸ء) لکھتا ہے۔

"موجودہ زمانہ میں احمدی جماعت نے منظم تبلیغ کی جو مثال قائم کی ہے وہ حیرت انگیز ہے۔ لٹریچر مساجد اور مدارس کے ذریعہ سے یہ لوگ ایشیا یورپ، افریقہ اور امریکہ کے دور دراز گوشوں تک اچھی کوششوں کا سلسلہ قائم کر چکے ہیں جس وجہ سے غیر مسلم جماعتوں میں ایک گونہ اضطراب پایا جاتا ہے۔ کاش دوسرے لوگ بھی ان کی مثال سے سبق لیتے"

اور یورپ کے دانشمندوں اور مفکرین کی رائے میں بھی اسلام کے حق میں ایک انقلاب پیدا ہو رہا ہے۔ مثلاً اس صدی کے عالمی شہرت رکھنے والے مصنف جارج برنارڈ شا لکھتے ہیں۔

"میں نے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے دین کو ہمیشہ ہی بڑی وقعت کی نگاہ سے دیکھا ہے میرے نزدیک یہی مذہب بدلتے ہوئے زمانۂ حیات کے مقابل پر ایسی اہلیت رکھتا ہے۔ جس وجہ سے یہ ہر زمانے کے لوگوں کو اپیل کرتا ہے .... قرون وسطیٰ کے پادریوں نے یا تو جہالت کی وجہ سے یا تعصب کی بنا پر محمد (صلعم) کے دین کی نہایت تاریک تصویر کھینچی تھی فی الحقیقت انہیں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور ان کے مذہب سے نفرت کرنے کی ٹریننگ دی گئی تھی۔ ان کے نزدیک محمد یسوع کے دشمن تھے لیکن میں نے اس عظیم الشان شخصیت کا مطالعہ کیا ہے۔ میری رائے میں وہ نہ صرف یہ کہ دشمن مسیح نہ تھے بلکہ وہ انسانیت کے نجات دہندہ تھے

میرا ایمان ہے کہ اگر موجودہ زمانے میں محمد جیسا انسان دنیا کا ڈکٹیٹر یا آمر بن جائے تو وہ ہمارے زمانے کی مشکلات کا ایسا حل تلاش کرنے کا بیاب ہو جائیگا جس کے نتیجہ میں حقیقی مسرت اور امن حاصل ہو جائے۔ اب یورپ محمد کے مذہب کو سمجھنے لگا ہے۔ اور آئندہ صدی میں یورپ اس بات

نورِ نظر ۔ اولادِ نرینہ کے لئے بہترین گولیاں ۔ کورس پچیس روپے ۲۵/- خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ سے طلب فرمائیں

کو اور زیادہ تسلیم کرے گا کہ اسلام کے اصول اس کی الجھنوں کو حل کر سکتے ہیں۔ میری پیشگوئی کو ان حقائق کے ماتحت سمجھنا چاہیئے۔ موجودہ وقت میں بھی میری قوم کے اور یورپ کے کئی لوگ اسلام کو اختیار کر چکے ہیں۔ اور کہا جا سکتا ہے کہ یورپ کے اسلامی بننے کا آغاز ہو چکا ہے۔"

پس جیسا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرما چکے ہیں۔

"دنیا خواہ کتنا ہی زور لگائے مخالفت میں کتنی ہی بڑھ جائے یہ ایک قطعی اور یقینی بات ہے کہ سورج ٹل سکتا ہے۔ تارے اپنی جگہ چھوڑ سکتے ہیں۔ زمین اپنی حرکت سے رک سکتی ہے لیکن محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم اور اسلام کی فتح میں اب کوئی شخص روک نہیں بن سکتا۔ قرآن کی حکومت دوبارہ قائم کی جائے گی۔"

(دیباچہ تفسیر القرآن)

اور اللہ تعالےٰ نے روحانی انقلاب کے لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کو منتخب کیا ہے۔ اور اس کے متعلق فرمایا ہے۔

کنتم خیر امۃ اخرجت للناس و افتخارا للمومنین

(تذکرہ ص)

کہ تم اس وقت تمام جماعتوں میں سے بہترین جماعت ہو جو تمام لوگوں کی ہدایت کے لئے قائم کی گئی ہے۔ اور تم مومنوں کے لئے فخر کا باعث ہو۔

اے فرزندانِ احمدیت۔ اللہ تعالےٰ نے اس انقلاب کے لئے تمہارے اندر قابلیت پیدا کر دی ہے۔ پس اگر تم اپنی بیعت کے اقرار پر مضبوطی سے قائم رہو اور پورے استقلال اور پوری ہمت سے اسلام کی خدمت انجام دیتے رہو۔ اور اس کے لئے قربانیاں کرتے چلے جاؤ تو اللہ تعالےٰ تمہیں توحید کو ساری دنیا میں پھیلانے کی عزت اور تمام عالم میں اپنے حبیب حضرت خاتم الانبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت و فضیلت کا سکہ بٹھا دینے کا شرف عطا فرمائے گا۔ اور علم اسلامی مشرق و مغرب میں لہراتا ہوا نظر آئے گا۔

و اٰخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

ہمدردِ نسواں (اٹھرا کی گولیاں) دواخانہ خدمتِ خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں مکمل کورس بیس روپے ۲۰/-

عمارتی لکڑی

ہمارے ہاں عمارتی لکڑی دیار۔ کیل۔ پڑتل چیل کافی تعداد میں موجود ہے ضرورتمند احباب ہمیں خدمت کا موقع دے کر مشکور فرماویں۔

گلوب ٹمبر کارپوریشن

۲۵۔ نیو ٹمبر مارکیٹ لاہور ۔ فون ۶۲۶۱۸

★

ٹار ٹمبر سٹور

۹۰ فیروزپور روڈ ۔ لاہور

لائل پور ٹمبر سٹور

راجباہ روڈ لائل پور ۔ فون ۳۰۰۸

ہر قسم کا اسلامی لٹریچر

اپنے قومی سرمایہ سے جاری شدہ

الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ

گولبازار ربوہ

★

سے حاصل کریں

باکمال سٹاف لاجواب سروس

آپ ہمیشہ اپنی قابلِ اعتماد

طارق ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ

کی آرام دہ بسوں میں سفر کیجئے!

(مینجر)

احباب ہمیشہ اپنی قابلِ اعتماد سروس پرنس ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ لاہور کی آرام دہ اور دلکش بسوں میں سفر کریں

(مینجر)

سرزمین قادیان کا اوّلین دواخانہ

جسے حضرت خلیفۃ المسیح اوّل نے خود اپنے مبارک ہاتھوں قائم فرمایا

۱۹۱۱ء سے آپ کی جملہ طبّی ضروریات بہ احسن پوری کر رہا ہے

پیچیدہ سے پیچیدہ زنانہ اندرونی امراض کا بھی علاج کیا جاتا ہے

زنانہ معائنہ کا معقول انتظام ہے

دوائی خاص
زنانہ امراض کا واحد علاج
قیمت فی شیشی ۳ روپے

حب مفید النساء
عورتوں کی جملہ بیماریوں کی دوا
قیمت خوراک ایک ماہ تین روپے

حب مسان
سوکھے کی مجرب دوا
فی شیشی ۲ دو روپے

شہزین
خرابی جگر کمزوری جسم
اور اٹھرا کی دوا
قیمت ۳۲ خوراک ۶ روپے

تسہیل ولادت
پیدائش کی گھڑیوں کو آسان کرنے کی
دوا - قیمت ۳ روپے

قدیمی ــــ اوّلین ــــ شہرۂ آفاق
حب اٹھرا رجسٹرڈ
مکمل کورس پونے چودہ روپے

ہمارا اصول
- صاف ستھرے اجزاء - دیانتدارانہ دواسازی
- عمدہ پیکنگ - غریبانہ قیمت - مخلصانہ مشورہ اور
اسی اصول کے تحت ۱۹۱۱ء سے آپ کی خدمت کرتے چلے آ رہے ہیں۔

مقوی دماغ گولیاں
ذہنی کام کرنے والوں کی بہترین معاون
قیمت فی شیشی ایک روپیہ

زدجام عشق
طاقت کی لاثانی دوا
قیمت ۶۰ گولی ۱۲ روپے

نرینہ اولاد گولیاں
سو فیصدی مجرب دوا
قیمت فی کورس ۹ روپے

تریاق خاص
نوجوانوں کی صحت کا نگہبان
۳ روپے

معین الصحت
تلی بھس۔ خرابی جگر اور
یرقان کا علاج
قیمت ۱۶ دن کی خوراک ۱۲ روپے

مقوی دانت منجن
دانتوں کی عمر اور صحت بڑھانے کیلئے
قیمت فی شیشی ۵۰ پیسے

حکیم نظام جان اینڈ سنز
چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ

ضرورت پڑنے پر

کپڑے کی خریداری کے لئے آپ ہمیشہ اپنی دکان

۸۵۔ انارکلی

الفردوس کلاتھ مرچنٹ

لاہور

کو یاد رکھیں

ہمارے ہاں ہر قسم کا لیڈیز کپڑا مثلاً ساٹن۔ بروکیڈ۔ شنیل کریب پرنٹ وپلین اور اعلیٰ قسم و بالکل نئے ڈیزائنوں میں کیرالین۔ وائل اور لون پرنٹ مل سکتی ہیں۔ تشریف لاکر خدمت کا موقع دیں۔

نثار احمد

پروپرائٹر۔ **الفردوس** ۸۵۔ انارکلی لاہور

رشید اینڈ برادرز سیالکوٹ کے

نئے ماڈل کے چولہے

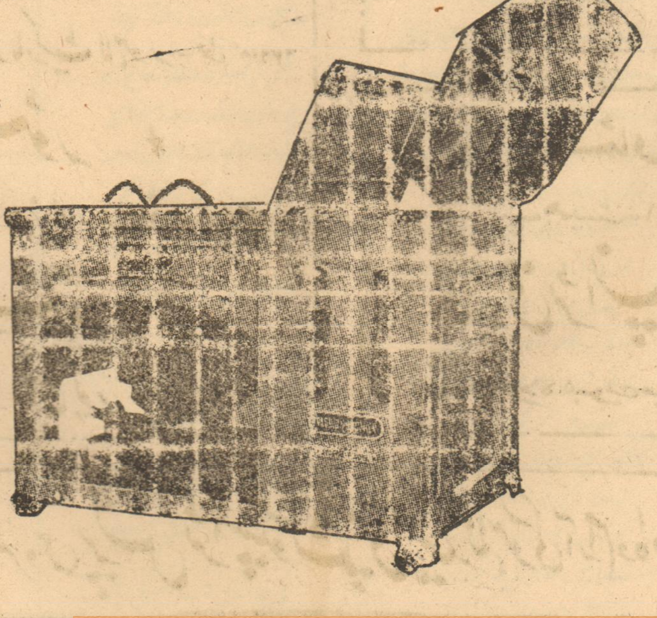

بلحاظ اپنی خوبصورتی
مضبوطی تیل کی بچت
اور
افراطِ حرارت
دنیا بھر میں
بےمثال ہیں

اپنے شہر کے
ہر ڈیلر سے
طلب
فرماویں

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۱